صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2025ء بمطابق 22 ذوالحجہ 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر ایک منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ O اِذْقُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ O اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ O وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا O اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ O اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

(ترجمہ): اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اُس پختہ عہد وپیمان کو نہ بھولو جو اُس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔

وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Applications': جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سردار شاہ جہاں یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب لیاقت علی خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، آج کے لئے؛ ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد عارف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، ایڈوائزر ٹو سی ایم، آج کے لئے؛ سید فخر جہاں صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے۔
Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2025-26ء پر عمومی بحث

Mr. Speaker: General discussion on annual budget for the financial year, 2025, including appropriation in respect of charged expenditure, in the House. Ms. Sobia Shahid, MPA, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب،

ے اغیار چې پکښې لامبی مونږ ته ګوټ کولې نه شودا
سین که اباسین شي ورته اوور لګول غواړو

جناب سپیکر: یہ کوئی غلط نہیں ہوگئی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: یہ شعر آپ دوبارہ ٹھیک کرکے پڑھ لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے۔

ے اغیار چې پکښې لامبی مونږ ترې ګوټ کولې نه شو
دا سین که اباسین وی په دې اوور لګول غواړو

جناب سپیکر: ابھی ٹھیک پڑھا ہے؟

(شور)

آوازیں: غلط ہے، غلط ہے۔

جناب سپیکر: غلط ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، کل ادھر کفایت شعاری کی ایک بات ہو رہی تھی، ایک سوال آپ سے کرنا ہے، Last year CM secretariat کا ساڑھے تین کروڑ کا بجٹ تھا، اس کو Revise کر کے گیارہ (11) کروڑ کیا گیا ہے، یہ کون سی کفایت شعاری ہے؟ مجھے اس کا جواب اگر ادھر سے ملے تو مہربانی ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، آج مشیر خزانہ صاحب تو نہیں ہیں، وزیر خزانہ صاحب موجود ہیں تو وہ اپنی بات میں پھر اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ کفایت شعاری جو ہے، اس کی پلیز، مہربانی کر کے پورا صوبہ اس کام کا منتظر ہے، آپ اس کا بیان کریں ان کو، اس طرح ڈھیر ساری مثالیں ہیں، KP growth (rate) جو ہے Last بارہ سال سے دو اعشاریہ آٹھ (2.8) سے آگے نہیں گیا ہے، ڈیویلپمنٹ اخراجات بارہ (12) پرسنٹ پہ گئے ہیں اور Non developmental اخراجات یہ اٹھارہ (18) پرسنٹ پہ چلے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، قرضہ جات 1960ء سے لے کر 2013ء تک، جب تک یہ "آئی آئی، پی ٹی آئی" نہیں آئی تھی تو ایک سو پچاس (150) ارب تھے اور 2013ء سے لے کر 2025ء تک یہ آٹھ سو (800) ارب تک پہنچ گئے ہیں، جناب سپیکر صاحب، سارے عوام اس کا جواب مانگ رہے ہیں، کے پی کے غریب عوام جو "آئی آئی، پی ٹی آئی" تھی، اس نے اس صوبے کو چھ سو پچاس (650) ارب کے قرضے میں کس طرح ڈبویا ہے، یہ سرپلس بجٹ کہاں پر ہے، اس سرپلس بجٹ کو آپ لوگوں نے Utilize کیوں نہیں کیا؟ اس کو قرضوں کے لئے رکھا ہوا ہے، کس لئے رکھا ہے؟ یہ بھی آپ لوگوں کی نااہلی ہے، اس کو آپ لوگ مان لیں کہ یہ پی ٹی آئی کی نااہلی ہے۔ گزشتہ دس سالوں میں صوبائی آمدن محاصل جو ہیں، سالانہ آٹھ (8) پرسنٹ سے کم ہیں، اس کا جواب دہ کون ہو گا؟ "آئی آئی، پی ٹی آئی" ہو گی، یہ ان کی پی ٹی آئی ہے، اس آٹھ (8) پرسنٹ سے دس (10) سال میں اس کی گروتھ، آمدن نہیں بڑھی اور اخراجات بڑھ چکے ہیں، بارہ (12) پرسنٹ سے زیادہ ہو چکے ہیں، Budget utilize کرنا اور اس کا استعمال نہ کرنا یہ آپ کی گورنمنٹ کی نااہلی ہے، ایلیمنٹری ایجوکیشن چونکہ اس کو ہم اس نظریئے سے دیکھ رہے ہیں کہ اس سے ہمارا معاشرہ بن رہا ہے، اس

سے ہماری ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے، اسرائیل بانوے (92) لاکھ کی آبادی ہے اور ایران کی آٹھ (8) کروڑ آبادی ہے لیکن وہ بانوے (92) لاکھ آبادی وہ سائنس، ٹیکنالوجی کی جنگ لڑ رہے ہیں، یہ سب بچپن سے ایلیمنٹری ایجوکیشن سے ہو رہا ہے، ایلیمنٹریا یجوکیشن میں تین سو چھبیس (326) ارب پچھلے سال کا بجٹ تھا جس میں صرف چودہ (14) پرسنٹ استعمال ہوا ہے، باقی Lapsed ہو چکا ہے، ریکارڈ پہ ہے، آپ کو ثبوت ہم دے دیں گے، میں سارے سکولز میں اپنے حلقے دیر میں گئی ہوں، سارے سکولز گر رہے ہیں، بچے زمینوں پہ بیٹھ کر، پانچ ہزار سکولوں میں بجلی نہیں ہے، ڈھائی ہزار سکولوں میں، اٹھائیس (28) اضلاع میں ڈھائی ہزار سکولوں میں Boundary walls نہیں ہیں، پانی نہیں ہے، واش رومز نہیں ہیں، Basic سہولت نہیں ہے اور ایک ایک کمرے میں، یہ تین سو چھبیس (326) ارب روپے یہ ان لوگوں نے Lapse کئے ہیں، یہ اس کا چودہ (14) پرسنٹ استعمال ہوا ہے اور جو بچے ہیں جناب سپیکر صاحب، ایک کمرے میں پانچ سو (500) بچے بیٹھے ہیں، ایک استاد ان کو کنٹرول کر سکتا ہے؟ وہ ان کو کبھی بھی کنٹرول نہیں کر سکتا، ان سے وہی دہشت گرد بن رہے ہیں، ٹیکنالوجی والے بندے نہیں بن رہے ہیں، ان سے Suicide attempt والے بن رہے ہیں Because of یہ جو ہماری ایلیمنٹری ایجوکیشن کی نااہلی کی وجہ سے، اور ہائر ایجوکیشن، پچھلے سال اس کا بجٹ تھا پینتیس اعشاریہ آٹھ دو (35.82) ارب، پچھلے سال ہائر ایجوکیشن چھتیس (36) یونیورسٹیوں کی جو تنخواہیں اور جو پنشن بقایاجات ہیں وہ چونتیس (34) ارب روپے تھے، گومل یونیورسٹی چونکہ سی ایم صاحب کے اپنے علاقے کی یونیورسٹی ہے، اس میں دو سال سے ٹیچرز کو اور جو ریٹائرڈ افسران ہیں، ان کو تنخواہیں اور پنشن نہیں ملی، جناب سپیکر صاحب، ریگی ماڈل ٹاؤن میں زون ون، زون ٹو اور زون فائیو کی ڈیویلپمنٹ نہیں ہو رہی، آپ لوگوں نے پچھلی گورنمنٹ میں بتایا تھا کہ ہم دو کروڑ اور اتنے کروڑ گھر دیں گے لیکن جو ہماری پولیس کے جو شہداء ہیں، ان کو زون ٹو اور زون فائیو میں جو پلاٹس ملے ہیں، ہماری جو بیوائیں بہنیں ہیں وہ گھر کے دو دو، تین تین اور پانچ پانچ مرلے جو سرکاری پلاٹس ان کو ملے ہیں، ان کی ڈیویلپمنٹ کیوں نہیں ہو رہی؟ یہ 1990ء سے ریگی ماڈل ٹاؤن آباد ہو چکا ہے، اس وقت تین لاکھ روپے پہ ایک پلاٹ تھا، اس وقت ڈالر انتیس (29) روپے کا تھا، آج دیکھیں تین سو (300) روپے کا ہے، اگر وہی پچاس (50) ہزار روپے، پچاس (50) ہزار ڈالر کا اب بتائیں تو وہ ایک پلاٹ تھا، آج کل پچاس (50) ہزار کرے تو وہ ڈیڑھ کروڑ روپے بنتے ہیں، اوپر سے ابھی ادھر سے تجاویز آ رہی ہیں کہ اس طرح کریں، یہ گھر بنے ہوئے ہیں، ان پہ ڈیویلپمنٹ ٹیکس لگائیں کیونکہ ڈی ایچ اے

والے وہ لگا رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب، ڈی ایچ اے والوں نے دو سال میں اس کو آباد کیا ہے، اس میں جو جو چیزیں اور جو Facilities ہیں، سولر تک دیئے ہیں، ان کو بورنگ کر کے گھروں کو دیئے ہیں، اگر وہ Developmental charges لے رہے ہیں، کیا چارجز لے سکتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، پنشن کے لئے ایک سو نوے اعشاریہ دو نو سات (190.297) ارب بجٹ میں رکھے گئے ہیں، 25-2024ء میں یہ ایک سو ستاون (157) ارب تھے، 24-2023ء میں یہ ایک سو تینتالیس (143) ارب تھے اور یہ ایک سو بائیس (122) ارب تھے، اگر اس رفتار سے ہماری پنشن بڑھتی ہے تو یہ جتنے بھی ہمارے سرکاری آفیسرز ہیں، ان سے جو پیسے کٹتے ہیں، ان سے آپ لوگ کوئی ڈیویلپمنٹ کا کام کریں تاکہ ان کو جائیں اور صوبے پہ بوجھ نہ آئے، کوئی اس طرح کارنامہ کریں ناں، آپ لوگوں کا بارہ (12) سالوں کا کیا جواب ہوگا؟ عوام کو کیا جواب دیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، رمضان پیکج کے نام پہ دس (10) ارب روپے ریاست مدینہ میں پی ٹی آئی ورکرز کو جو رشوت کے طور پر تقسیم کئے گئے ہیں، اس کا حساب خدا کو کون دے گا اور کے پی کے عوام کو کون دے گا؟ یہ جواب Last year میں۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالغنی</u>: بجٹ پہ بات کریں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: Last year بجٹ میں سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ اگر کسی نے کرپشن کی تو یہ اینٹ لے لو اور سر پہ مارو، اس بجٹ میں عورتوں کی طرح وہ بددعاؤں پہ لگا ہے، اللہ غرق کرے، اللہ غرق کرے، عورتوں کی طرح بولا ہے سر۔ سپیکر صاحب، Last tenure میں، (قطع کلامیاں)

اب آپ آرام سے بیٹھو غنی، آپ دوبارہ فوج کے خلاف باتیں کرو اور گالیاں دو، آرام سے بیٹھو، جس طرح وہ گانا گاتے ہیں اس طرح کرو۔

<u>جناب عبدالغنی</u>: یہ غریب عوام جو Facilitate ہوتے ہیں، یہ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس طرح ہے۔۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، میں بجٹ میں یہ کہنا چاہتی ہوں، یہ فلور صرف فوج کے خلاف استعمال ہوا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالغنی</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو ایک گزارش ہے، آپ غنی صاحب، آپ ایک منٹ کے لئے خاموش ہو جائیں، خیر ہے ان کو بولنے دیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، غنی صاحب سارا دن بیٹھتا ہے، ادھر فوج کو گالیاں دیتا ہے، اس سیٹ سے، ان کا اور کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی نازیبا باتیں نہ کریں، آپ کا Time over ہو رہا ہے، اچھا آپ بہت ٹائم سے بول چکی ہیں، آپ کو ڈبل ٹائم میں نے دیا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں، تو جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو اب Sum up کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں یہ قصہ سنا رہی تھی کہ مدینے کی ریاست میں اپنے ورکرز کو رشوت کے طور پر دس (10) ارب روپے رمضان پیکیج سے زکواۃ کے پیسے تقسیم کئے، اس صوبے سے 'لاسٹ' بجٹ سیشن میں سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ اینٹ اٹھا کر سر پہ مارو جو رشوت لے، اس دفعہ وہ عورتوں کی طرح بد دعائیں دے رہا تھا، بہت کمزور لگا ہے، بہت افسوس اس پہ ہوا ہے، تبدیلی ایک سال سے بہت زبردست تھی اور جو سرپلس بجٹ تھا، پانچ چھ سو ارب جو کوہستان میں نکالے گئے ہیں، جس میں اعظم سواتی کا ایک گھر بکا ہے، میں آپ کو مزے کی بات بتاؤں، 2016ء میں اس نے گھر بیچا ہے، جس کا یہ فرد ہے، یہ آپ دیکھیں، آفتاب عالم صاحب! آپ دیکھنا پسند کریں گے، اس کو دیکھ لیں، یہ 2016ء میں بک چکا ہے جس کی وصولی اس نے 2024ء میں کروڑوں، اربوں روپوں میں کی ہے، یہ آپ کا جو سرپلس بجٹ تھا، یہی جو آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گزارش ہے ثوبیہ بی بی، بجٹ پہ بات کریں، ابھی سواتی صاحب زیر بحث نہیں ہے ناں، بجٹ پہ Kindly آپ تقریر کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ آپ لوگوں کو میں ثبوت کے ساتھ دے رہی ہوں، یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ثبوت دے دیں تو یہ فرد لے لیں، میڈیا بھی یہ فرد لے، یہ فرد سب کو میں Provide کرتی ہوں، 2016ء سے کل سے اس کے tickers بھیجل رہے ہیں، آپ لوگ جو ہمارے بجٹ کو سرپلس بجٹ کہتے ہیں، جو آئی ایم ایف سے قرضہ لے کر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو استعمال بھی نہیں، آپ لوگوں کا استعمال کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، آپ بیس (20) روپے کما رہے ہو تو تیس (30) روپے کہاں سے خرچ کر رہے ہو؟ سر، اس کی یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ یہاں زیر بحث نہیں ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈیا کے لئے یہ فرد ہے، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ 2016ء میں اس فرد کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اتنا شریف بندہ ہے کہ 2024ء میں اس کا وہ لے رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بجٹ پہ نہیں آ رہی ہے، آپ ادھر ادھر بات کر رہی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: بجٹ پہ آ رہی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ درمیان میں سے وہ کر لیتا ہے، اس لئے یہ غنی کو میں جواب دے رہی ہوں۔ صوبائی اسمبلی کے حالیہ بجٹ اجلاس میں دیر کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں ہے، نہ دیر کے لئے کوئی منصوبہ ہے، نہ چترال کے لئے ہے، نہ دیر موٹروے کا جو Last time وعدہ کیا گیا تھا، وہ پندرہ (15) کلومیٹر دیر تک کمپلیٹ، اس کے لئے کوئی بھی ذکر ہمارے بجٹ میں نہیں ہے، جو بہت افسوس کی بات ہے، جو دس (10) کروڑ روپے دیئے ہیں وہ صرف زمین خریدنے کے لئے ہیں، جو Last year کا اعلان تھا، ابھی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ جو تیمرگرہ میڈیکل کالج میں چار ارب روپے کی تقسیم اور گھپلے ہوئے ہیں، وہ ہمارے ہی سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے ہیں، جو چار ارب روپے دیر میں بھجوائے گئے ہیں، جس طریقے سے وہ سامان نہیں خریدا گیا ہے، سب کچھ خالی تھا اور ڈول بکسے پڑے ہوئے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کا وہ کریں، دیر یونیورسٹی تیمرگرہ میں Sports Complex کے لئے بجٹ میں رقم مختص کیجائے، یہ جو عمران خان کا ایک نعرہ تھا کہ پورے صوبے میں بچوں کے لئے Play grounds ہونگے لیکن کوئی بھی Play ground ہمیں نظر نہیں آیا، اگر کوئی ہے تو آپ لوگوں اور ممبران کے استعمال کے لئے کچھ جگہ بنائی گئی ہے، اس میں ذرا غور کریں، اس صوبے کو انصاف دیں، اس عوام کو جس نے ووٹ دیا ہے، ان کے ساتھ حساب کتاب کریں۔ جناب سپیکر، ٹورازم اور سیاحتی مقام پر ہمارے دیر میں لژم غر جو اس وقت بھی مائنس میں اس کا Weather ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اگر آج اپوزیشن کے باقی ممبران نے اپنا ٹائم آپ کو دے دیا، باقی کوئی نہیں بولے گا تو پھر آپ Continue کریں، مگر مہربانی کریں بیس (20) منٹ ہو گئے ہیں، جو اپوزیشن لیڈر کا ٹائم تھا، وہ آپ نے آج لے لیا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ہمیشہ آپ ٹائم نہیں دیتے، آج تو دے دیں ناں، سال میں ایک دفعہ تو دے دیتے ہیں، بس زیادتی آپ کرتے رہتے ہیں، پورا سال آپ لوگوں نے یہ جو ٹائم لیا تھا، آج تو اپنی وہ سنے ناں، جو فوج کے لئے یہ فلور استعمال ہو چکا ہے، اس کے خلاف استعمال ہو چکا ہے، آج تو کم سے کم اس دن تو آپ یہ کنجوسی نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے دیں، ان کو ٹائم وزیر قانون صاحب؟، ادھر سے سفارش آ رہی ہے کہ ان کو ٹائم اور دیں، اچھا، ابھی ٹھہریں ابھی انہوں نے کچھ اور باتیں بھی کرنی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ڈسکشن کر رہے ہیں، میں نے اپنے بندوں سے اجازت لی کیونکہ سپیکر صاحب کے اوپر بھی پھر دوبارہ پی ٹی آئی کی طرف سے ایک لسٹ آ جائے گی کہ یہ یہ غلط کیا ہے، اس لئے میں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، اچھا، آپ تسلی رکھیں، دیکھیں صرف جس طرح میں آپ سب سے بڑی محبت کرتا ہوں، بڑا احترام کرتا ہوں، آپ لوگوں سے بہنوں کی طرح، بھائیوں کی طرح محبت کرتا ہوں، یہ بھی میرے دوست اور بھائی ہیں، سارے عزیز ہیں، میں بڑے احترام کے ساتھ ہاؤس کو چلاتا ہوں، میرے اوپر قطعاً ان کا دباؤ نہیں ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، اس لئے ہم آپ کا احترام کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، 26-2025ء کے لئے جو سابقہ سال سے ستر (70) فیصد زیادہ سی اینڈ ڈبلیو کے لئے بجٹ دیا گیا اور اس محکمے میں کرپشن کے چرچے زبان زد عام ہیں، کروڑوں کی (کرپشن)، آپ دیکھیں Already یہ کوہستان میں چالیس ارب اور پانچ سو (500) ارب اور چھ سو (600) ارب روپے ان کے اس پہ نکلے ہوئے ہیں، جب ان کی (ملی بھگت) سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ خاص کر لیکن جب یہ محکمہ پورا سال کام نہیں کرتا، جس طرح یہ جون آ جاتا ہے تو ان کا جو سارا پیسہ ہے، یہ ڈیویلپمنٹ کی مرمت کے کاموں پہ لگ جاتا ہے، اس مرمت کے کام کے لئے جتنے بھی پیسے ہیں، یہ 30 تاریخ تک دن رات ایک کر کے وہ خرچ کرتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، صرف پوچھ رہی ہوں کہ Seventy percent last year سے کیوں زیادہ ان کو دیئے گئے ہیں؟ سب کو پتہ تھا کہ اس نے یہ جو کوہستان کا مسئلہ تھا، یہ چالیس ارب روپے نکالے گئے ہیں، اس میں سی اینڈ ڈبلیو Involved ہے، آپ کی میٹنگ کے اندر یہ بات ہوئی ہے-----

جناب سپیکر: آپ بات ختم کریں تو اس بات کو میں Clarify کر دوں گا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، پولیس کی تنخواہیں، بہت اچھی بات ہے-----

جناب سپیکر: اعجاز خان، تمہارا ٹائم بھی ختم ہو گیا، اچھا، پچیس منٹ تک پہنچ گی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، آپ یہی باتیں کر رہے ہیں، میں آرام سے بول رہی ہوں، آپ کو Disturb نہیں کر رہی ہوں کہ شور نہ لگے-----

جناب سپیکر: نہیں، اچھا اس طرح ہے ناں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، ایک بات میں کرتی ہوں، پولیس کی جو تنخواہیں ہیں، یہ آپ لوگوں نے بہت اچھا کام کیا ہے کہ پنجاب کی پولیس کے برابر کر دی ہیں لیکن ضروری یہ بات ہے کہ یہ پنجاب کی تنخواہوں کے برابر نہ ہوں، ہماری پولیس فرنٹ لائن کے اوپر ہے، بلوچستان کی پولیس کے مطابق ہونی چاہئیں، ہمارے ان آفیسرز کی جو تنخواہیں ہیں جو ایک سے لے کر سولہ (گریڈ) تک ہیں، ان کی بھی بلوچستان کی تنخواہوں کے برابر ہونی چاہئیں، پنجاب اور سندھ اس کے برابر نہیں ہونی چاہئیں، یہ ان کے ساتھ زیادتی ہے، تو پنجاب پولیس کی تجویز غلط ہے اور یہ بلوچستان کی پولیس کے ساتھ کریں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ان کی، بس تم بھی منت کر لو یار۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، بی آر ٹی کی نئی پچاس بسیں خریدنے کے لئے پانچ ارب روپے رکھے گئے تھے، جناب سپیکر صاحب، چند ماہ پہلے ہماری اس اسمبلی نے متفقہ قرارداد پاس کی تھی کہ بی آر ٹی سروس کے Route کو بڑھایا جائے، جس کو فردوس سے بذریعہ خیبر روڈ ورسک روڈ کبابیان تک بڑھایا جائے گا کیونکہ اس Route پہ صوبے کے تمام اہم دفاتر ہیں، لہذا اس Route کی تجویز میں دے رہی ہوں کہ اس کو اس میں رکھیں اور ایک دفعہ پھر بھی ریکویسٹ کروں گی، جو رینگ روڈ ہے، ورسک روڈ سے لے کر ریگی ماڈل ٹاؤن تک، 2008 سے لے کر وہ بن رہا ہے اور اس کے بار بار اسمبلی کو سپیچز بھی میرے آ رہے ہیں کہ اس کا ٹینڈر ہو گیا ہے اور ہمیں منسٹر صاحب یہی بتا رہا ہے کہ 15 جنوری کو ہو گیا ہے، Last اس کو ہو گیا اور اس کے لئے پیسے مختص کئے جاتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، وہ پیسے بھی چلے جاتے ہیں، جو لوگ کھا لیتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، آپ کا بہت شکریہ، آپ نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں، وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں، وہ اس پہ اپنی باری میں بات کریں گے، تھینک یو۔ جی، وزیر محترم، ویسے میں یہ چاہتا ہوں کہ آخر میں Sum up کر دیں، اس طرح بات لمبی ہو جائے گی، جناب فیصل خان۔
جناب فیصل خان ترکئی (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میری بہن نے دو تین باتیں کیں، ان کی Clarity کے لئے میں Clear کر دوں، ایک تو یہ ہے کہ "تبدیلی" خیبر پختونخوا میں الحمدللہ آ گئی ہے، 2013 سے لوگ کہتے تھے کہ خیبر پختونخوا کے لوگ دوبارہ ووٹ نہیں دیں گے، آپ نے دیکھا کہ دوبارہ 2018 میں بھی ووٹ دیا اور 2024 میں جس طرح سے الیکشن ہمارے لوگوں نے

جتوایا ہے اور جس طرح ہم نے Fight کی ہے اور جو الیکشن ہم جیتے ہیں تو This is a proof کہ تبدیلی آ گئی ہے۔(تالیاں) جو فاؤنڈیشن ہم نے Lay down کی تھی خیبر پختونخوا میں 2013 سے، اس فاؤنڈیشن کے جو ریزلٹس ہیں وہ اخباروں میں آرہے ہیں، اس کا جو ڈیٹا ہے، آپ نے خود دیکھا کہ دو ہفتے پہلے "ڈان نیوز" کے اخبار میں جو آرٹیکل آیا ہے کہ خیبر پختونخوا میں Thirty percent جو Out of school children ہیں وہ سارے پاکستان میں کم ہیں، تو یہی تو فاؤنڈیشن ہے سپیکر صاحب، جو ہم نے عمران خان کے ویژن کے مطابق، اپنے عظیم لیڈر کے ویژن کے مطابق ہم نے 2013 سے ڈالی ہے اور یہاں تک آ گئی۔ انہوں نے ایک اور بات کی، میری بہن میرے خیال سے تیسری دفعہ پارلیمنٹیرین بنی ہیں لیکن 25-2024 میں جو ہمیں تین سو تیئس (323) ارب روپے بجٹ ملا ہے، وہ Ninety two ninety three percent (92/93%) of our budget goes into salaries. تو ایسے نہیں ہو سکتا، آپ کی Clarity کے لئے، میری بہن چلی گئیں لیکن وہ کہہ رہی ہیں کہ تین سو تیئس (323) ارب روپے Lapse ہو گئے ہیں، نہیں، ایسے نہیں ہوتا جی، وہ تو بانوے ترانوے فیصد (92/93%) ہماری سیلریز میں اور اس میں جا رہے ہیں، جو سات، آٹھ پرسنٹ development (7/8%) کا بجٹ ہے، اس کو ہم نے Eighty nine percent (89%)spend کیا ہے، (تالیاں) Eleven percent رہتا ہے، وہ صرف "ایرا" اور اس کے جو سکولز ہیں جو کہ کورٹ کی طرف سے ڈائریکشن آئی ہے، تو Eleven percent تو ہمارا بجٹ تو Ninety two percent (92%) salaries میں جاتا ہے، ایسے تو ہے ہی نہیں کہ سارے پیسے Lapse ہو گئے ہیں۔ I am thankful to Chief Minister and my Cabinet and my Party، ہم نے اس بجٹ کو بڑھایا اور آگے اور بھی بڑھا رہے ہیں الحمد للہ، آپ Compare کریں، جب آپ کی پارٹی اس خیبر پختونخوا میں ہوتی تھی پاور میں، تو آپ Compare کریں کہ ٹیچروں کے اور سکولوں کے کیا حالات تھے؟ Out of school children جو کہ Sixty seventy percent تھے، 2013 میں Out of school children fifty percent تھے، جس کو ہماری حکومت نے خان صاحب کے ویژن کے مطابق اس کو ہم نے کم کیا اور Thirty percent پہ لے کر آ گئے ہیں، تو صرف میڈم کی Clarity کے لئے کہ اس طرح نہیں ہوتا، جو بجٹ ہے وہ سارا اس میں جاتا ہے، ہم Top of the line initiative لے کر آرہے ہیں، Renting building scheme، ٹیلی تعلیم، تعلیم کارڈ، صحت کارڈ جو بھی Initiative

لے کر آتے ہیں، آپ صحت کارڈ کو Compare کریں، میں باقی اس کے ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں نہیں بتاؤں گا اپنے، کیونکہ ٹائم کم ہے لیکن آپ صرف صحت کارڈ کو اٹھا کر دیکھیں، پوری دنیا میں اس طرح کی ہیلتھ انشورنس ہے نہیں، آپ امریکہ کے ساتھ یا NHS(National Health Service) کے ساتھ Compare کریں تو الحمد للہ The government of Khyber Pakhtunkhwa is committed، 2013 سے جو ہم نے فاؤنڈیشن ڈالی ہے، اس کے جو Fruits ہیں وہ ہمیں آنا ملنا شروع ہو گئے ہیں اور میڈم کے اگر کوئی اور سوال ہوں گے تو وہ I will sit with her and I will clear it to her, thank you,

جناب سپیکر: میرا خیال ہے، اگر اس طرح آپ Clarification پہ، یہ آپ نے ماشاء اللہ بہت اچھی اس کو Clarify کیا، آپ بھی کچھ چلیں، اگر تیس منٹ انہوں نے لئے ہیں تو دو منٹ آپ بھی لے لیں۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ سب سے پہلے تو وہ شعر ٹھیک کر لوں گا کیونکہ شعر کا بھی بیڑا غرق کر دیا تھا، وائی:

ے اغیار پکښې لمبیږي مونږ ترې ګوټ کولے نه شو
دا سین که ابا سین شي په دې اوور لګول غواړي

جناب سپیکر، میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے کہا ہے کہ جب تک مجھ سے Consultation نہ ہو، انہوں نے نام بھی دیئے ہیں، تب تک وہ یہ بجٹ پاس نہیں ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح ہی ہوگا، خان صاحب کی Approval کے بغیر یہ بجٹ بالکل پاس نہیں ہوگا کیونکہ دو تین دفعہ اپوزیشن کی طرف سے یہ سوالات آئے ہیں کہ بجٹ کا کیا ہوگا، یہاں اگر ہم بیٹھے ہیں تو صرف اور صرف عمران خان صاحب کی وجہ سے بیٹھے ہیں، جو عمران خان کا حکم ہوگا اس کی تکمیل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم پر فرض ہے۔ جناب سپیکر، Adam Smith اور Alfred Marshall یہ اکنامکس کے Father شمار ہوتے ہیں، ان کی روح آج کانپ رہی ہوگی، پتہ نہیں کہ ان کا شرم سے سر جھک رہا ہوگا کیونکہ ایسے ایسے لوگ ابھی بجٹ اور اکانومی پر بات کر رہے ہیں کہ ہمیں بھی یہاں شرم آرہی ہے، خدا کا واسطہ ہے کہ جن کو کسی چیز کی سمجھ نہ ہو تو بس وہ خانہ پوری کے لئے ایک دو تین باتیں کر لیں اور بجٹ پر بات نہ کریں تو بہتر ہوگا۔ (تالیاں) مسئلہ یہ ہے کہ ان کی عادت ہے-----

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ بولتی رہی ہیں، وہ سنتے رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:غنی ترو پر ، زه یم کنه، ټینشن مه اخله-----

(قہقہے)

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:پو هه شوئ---

جناب سپیکر: اب وہ بول رہے ہیں، آپ بھی سنیں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:چې یو ئے خله کیتی پیتی شی او بیا خبرې اوتې بوتې کوی نو چې سرې خبره نه کوی نو بیا خلق وائی-----

جناب سپیکر: جناب وزیر محترم، آپ اس پہ رہیں، بات پہ رہیں ناں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:جناب سپیکر، بات آئی دس ارب روپے کی کہ ہم نے غریب لوگوں کو دیئے-----

جناب سپیکر: جس طرح Clarification-----

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:جی۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم نے بات کی ہے، ویسے آپ Clarify کریں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:میں کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:میں ابھی To the point جلدی جلدی وہ کر رہا ہوں، دس ارب روپے ہم نے خیبر پختونخوا کے غرباء میں تقسیم کئے ہیں، مساکین میں، بیواؤں میں اور جو ہمارے غریب فقراء ہیں، ان میں تقسیم کئے، ان کا مسئلہ کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ Status quo سے متاثر لوگ ہیں، یہ صرف Elite کے لئے جو بھی ریفارمز ہوتے ہیں، جو بھی پالیسی ہوتی ہے وہ یہ بناتے ہیں، ان کو تکلیف ہوتی ہے کہ غرباء میں کیوں پیسے تقسیم کئے گئے ہیں، انہوں نے کبھی "Avenfield (Avenfield Apartments) پر سوال نہیں اٹھایا، انہوں نے کبھی مافیاء پر سوال نہیں اٹھایا، انہوں نے کبھی بھی ڈی ایچ اے پر سوال نہیں اٹھایا، مسئلہ تب آتا ہے جب بات پاکستانی عوام کی آتی ہے۔ انہوں نے دوسری بات کی کہ کوہستان کا جو سکینڈل ہے، وہ میں عمران خان کے ویژن کے مطابق کھلی کچہری کر رہا تھا جس میں کوہستان سے ایک بندے نے کال کی، ہم نے الحمد للہ اس ایشو کو خود اٹھایا ہے، اس کو Tackle کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، مزے کی بات یہ ہے کہ یہ ایک نام بھول گئیں، ان کی پارٹی کا جو ایم

این اے ہے، وہ اربوں روپے میں اس کرپشن سکینڈلز میں ملوث ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے،(تالیاں) یہ ان کا ایم این اے ہے، ان کا نام ادریس صاحب ہے، NA-12 کا ایم این اے ہے، وہ بھی سکینڈل میں آ رہا ہے، بہت جلد ان شاء اللہ تعالیٰ اگر نیب نے غیرت کی تو وہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا، ان کا ایک پلازہ بھی Seal ہو چکا ہے، ان کی کمپنی ہے، وہ اپنی کمپنی کا ایم ڈی ہے، اس پہ وہ پیسے کچھ ادھر ادھر ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، اچھا پراپرٹی بیچنے پر کیس بن جاتا ہے، جس کی کمپنی میں پیسے آئے ہیں اس کا نام نہیں لے رہیں،(تالیاں) پراپرٹی بیچنے پر نیب کا نوٹس جارہا ہے، جن کے اکاؤنٹ میں پیسے آئے ہیں ان کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، اس بات کو چھوڑیں، آگے چلیں۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u>جناب سپیکر، عجیب بات ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آگے چلیں، اس بات کو چھوڑیں، آگے جائیں۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> مجھے چپ رہنے کی عادت ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کون کتنے پانی میں ہے؟ جناب سپیکر، ہمیں پتہ ہے یہاں پر یہ فوج کی پی آر او ہے، Elected Member نہیں ہے یہاں پر فوج کے خلاف نہیں ہر اس شخص کے خلاف، ہر ادارے کے خلاف اور ہر لیڈر کے خلاف بات ہو گی جو آئین اور قانون کی بالادستی نہیں چاہتا، جو اپنے آپ کو آئین اور قانون سے بالاتر سمجھتا ہے، ہم بات کریں گے، ضرور کریں گے ان شاء اللہ۔(تالیاں) جناب سپیکر، سی اینڈ ڈبلیو کی بات آئی کہ ہم نے زیادہ پیسے رکھے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> خیر ہے آپ بات کریں، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> حقیقت بتادی تو برا مان گئے۔ جناب سپیکر، جو ہمارے سی اینڈ ڈبلیو کا فنڈ اس دفعہ مختص ہوا ہے، اس پر اعتراض ہوا، اس کو میں کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے اس دفعہ بجٹ میں جو Allocation ہوئی ہے، Eighty three percent (83%) ongoing schemes کے لئے رکھے ہیں، اس دفعہ ایک سو انہتر (169) سکیمیں ہم نے Due for completion کے لئے رکھی تھیں، الحمد للہ سی اینڈ ڈبلیو نے وہ ساری مکمل کر دی ہیں، بیس سکیمیں ہم Ahead of schedule پر جارہے ہیں، اگلی دفعہ ہمارا ٹارگٹ (تالیاں) چار سو سولہ (416) سکیمیں ہیں جو ہم کمپلیٹ کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور پھر بھی ان کو تکلیف ہو گی، ہم نے اس دفعہ اپنا بجٹ رکھا

ہے، سی اینڈ ڈبلیو تریاسی (83) فیصد Ongoing schemes کے لئے، ستائیس (27) فیصد نیو سکیمز کے لئے رکھے ہیں، اس لئے بجٹ بڑھ گیا، ہمارا کمیونیکیشن سسٹم چونکہ فلڈ کی وجہ سے دہشت گردی کی وجہ سے وہ متاثر ہو چکا ہے، جہاں پر روڈز نہیں ہیں وہاں پر ہم روڈز لے کر جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، سی اینڈ ڈبلیو، غنی تروپر زه یم، زه ئے ډیر یم، ته ټینشن مه اخله----

(شور)

<u>جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف)</u>: په کوهستان سکینډل باندې لږ ډیر څه اووایه۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات</u>: زه په کوهستان سکینډل باندې نه، پهلا به آټھ فروری باندې اووایم-----

<u>جناب سپیکر</u>: بس اس کو چھوڑ دیں۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات</u>: چې په آټھ فروری باندې ثوک په کومه طریقه راغلی دی هغه اووایم، په آټھ فروری باندې چې ثوک په کومه طریقه راغلی دی هغه اووایم (شور) د چا په Through راغلی دی هغه اووایم، څه څه ئے کړی دی هغه اووایم۔ (قہقہے) جناب سپیکر، کوہستان کا سکینڈل نیب وہ ابھی Deal کر رہا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے اپنے ایم این اے کا نام بہت جلد آئے گا اور جو کرپشن ہوئی ہے، چالیس ارب جو فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے، اکاؤنٹنٹ جنرل کا آفس وہ ان کے Under آتا ہے، وہی ملوث ہے اس میں-----

<u>جناب جلال خان</u>: جناب سپیکر،-----

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات</u>: (رکن اسمبلی سے) کله به څې، کله به څې، کله به څې، ګوره، جناب سپیکر صاحب، سی اینڈ ڈبلیو کا ڈیپارٹمنٹ جب سے میرے پاس آیا ہے تو عمران خان کے ویژن کے مطابق میں اس کو Digitalize کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، الحمدللہ ہم نے Road Asset Management System اس پر متعارف کرایا کیونکہ روڈز ہمارے جلدی خراب ہو جاتے ہیں، Digitalize سے ہمیں پتہ چلے گا کہ کونسا روڈ کس حد تک متاثر ہو چکا ہے، اس کو بروقت مرمت کے لئے پیش قدمی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہم نے PWMIS (Public Works Management Information System) جو ہمارے بلوں کا سسٹم ہے وہ بھی الحمدللہ ہم نے Online کر دیا ہے، اس کا افتتاح باقاعدہ ہو چکا ہے۔ Human Resource Management

System وہ بھی ہم نے Digitalize کر دیا ہے، ہم نے E-Payment System وہ متعارف کروایا ہے سی اینڈ ڈبلیو میں، اس سے کیا ہوگا؟ اس سے پہلے پوسٹنگز/ ٹرانسفرز پر لوگوں کی شکایات آتی تھیں کہ اس میں بد نظمی ہوتی ہے، بلز کے سسٹم پر وہ اعتراضات آتے تھے کہ اس میں بد نظمی ہوتی ہے، اس طرح ہمارے آفیسرز کی Credibility تھی، اس پر سوالات آتے تھے، یہ سب چیزیں ان شاء اللہ تعالیٰ 2025ء اور 2026ء میں Digitalize ہو جائیں گی، اس سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ پر ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی انگلی اٹھانے والا نہیں ہوگا۔ بہت شکریہ، بہت مہربانی۔ وَ ما عَلَینا اِلّا البَلاغ۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب ہمارے معزز ممبر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: افتخار علی مشوانی صاحب موجود ہیں؟ جی، ذرا ان کا مائیک On کریں تاکہ میں سن لوں کہ کیا کہتی ہیں ایم پی اے صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب سپیکر، ہماری معزز ممبر ثوبیہ شاہد کے بارے میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ انتہائی غیر مہذب ہیں، ان کو اس کارروائی سے Expunge کر دیا جائے، آپ کو شاید پشتو کی سمجھ نہیں آتی لیکن ہمیں آتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، کوئی ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں؟

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی، بالکل۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس طرح آفریدی صاحب۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آفریدی صاحب۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: اعجاز خان۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: اعجاز خان، اچھا اس طرح ہے۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر کا مائیک On کریں۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بجٹ پر جنرل ڈسکشن ہے، اس کی کچھ روایات ہیں، ایک ممبر نے یہاں سے بات کی تو اس کے چار منسٹر جواب نہیں دیتے، اپنے ٹرن پر وہ جواب دے دیں، ایک اچھی بات ہے لیکن کچھ الفاظ میں وہ دہرانا نہیں چاہتا، اس طرح ہاؤس کا کام، اپوزیشن کا کام یہ ہے کہ وہ ہاؤس کو چلنے نہ دیں، ہمارا کام یہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: یار پلیز، کبنینہ۔ جناب سپیکر صاحب، غیر پارلیمانی الفاظ اگر اس طرف سے استعمال ہوئے، اس طرف سے استعمال ہوئے تو اس کو حذف کر لیں (تالیاں) اور یہ جو آپ کے لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں، وہ وزیر خزانہ بھی ہیں، یہ اس کا کام ہے جواب دینا، جو پوائنٹس آجائیں، اور ان سب کا Right ہے اور یہ بول سکتے ہیں، سب بجٹ پر بول سکتے ہیں لیکن ایک ممبر نے اگر بات کی، اپوزیشن کے پاس اور کیا ہے؟ اس طرف سے بھی ہم Expect کرتے ہیں کہ جواب بھی اس انداز سے آنا چاہیئے۔ ایک اور چیز جناب سپیکر، جناب سپیکر ایک اور چیز میں آج وہ ایڈوائزر صاحب نہیں ہیں، آ گئے، تو ایڈوائزر صاحب تشریف لائے، شکر ہے آپ آ گئے، میں نے کہا، آپ کی Presence میں میں کہوں گا، یہ Under Article 111 جو آپ کی رولنگ کے تحت AG کو اجازت دیتا تھا کہ وہ Technical expertise ہاؤس میں آ سکتے ہیں، بات کر سکتے ہیں، ووٹنگ میں حصہ نہیں لے سکتے، کورم کا نہیں کہہ سکتے، اسی طرح Twenty sixth Amendment کے بعد یہ ایڈوائزر کے لئے بھی ہے لیکن وہ Technical expertise کے لئے ادھر جو باتیں ہوئیں، کل سے میں سن رہا تھا، پرسوں میں سن رہا تھا، یہ سارے Electable لوگ ہیں، اگر اس طرف سے یہ پولیٹیکل باتیں ہم آپس میں کریں گے تو یہ کسی کی لیڈر شپ کے حوالے سے کہ آپ کو کوئی پوائنٹ Raise کرے، آپ کو Kindly

جناب سپیکر، آپ آئین چیک کرلیں (تالیاں) جو آئندہ نہیں ہونا چاہیئے۔ Technically جواب دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ پولیٹیکل پوائنٹ سکورنگ یہ ایڈوائزر کا کام نہیں ہے،

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ہو گیا جی۔ یہ آج "اپوزیشن ڈے" منایا جارہا ہے، ماحول سازگار کرنے کے لئے۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں صرف آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں، اگر ادھر سے ہو رہا ہے یا ادھر سے ہو رہا ہے، ہماری ایک ریت ہے، کل آپ یقین نہیں کریں گے ایڈوائزر نے پورا گھنٹہ بھاشن دیا، ہم بیٹھے رہے کیونکہ آپ لوگوں کا حکم تھا کہ آپ لوگوں نے جانا نہیں ہے، اپوزیشن لیڈر صاحب بھی بیٹھے رہے، ہم بھی بیٹھے رہے، گو کہ کچھ ساتھیوں کا خیال تھا کہ اٹھ جائیں لیکن ہم نے اس رواج کو نہیں توڑا، بلکہ آپ کے ساتھیوں نے جب بات کرنے کی کوشش کی، کرک سے ایم پی اے نے، آپ کے اپنے ساتھی اٹھ گئے، اپوزیشن بیٹھی رہی، ہم نے بڑے Tolerance اور تحمل سے سنا، میری گزارش یہ ہے، سہیل بھائی کی بات ٹھیک ہے، ثوبیہ بی بی بار بار اگر Interrupt کر رہی ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی اگر ثوبیہ بی بی نے کوئی بات کر دی تو تھوڑا سا آپ بھی ذرا برداشت کا دامن اپنے ساتھ رکھیں، آپ حکومت ہیں، تھوڑا سا گزارہ کریں۔ ہماری محترمہ ہے گزارش یہ ہے، دونوں طرف سے یہ ریت چل رہی ہے، آپ بات کرتے ہیں، ہم تسلی سے سنتے ہیں، اگر ہمیں کوئی اختلاف ہو گا تو ہم اپنی بات کریں گے، جب دلیل ختم ہو جاتی ہے تو پھر شور شرابہ ہوتا ہے، گزارش ہماری آپ سے بھی یہی ہے، Being حکومت اگر کوئی یہاں سے Interruption کر رہا ہے، کوئی مستورات میں سے ہے، میرے خیال میں ہمارے رواج، ہماری ریت یہ کہتی ہے کہ اسے ہمیں برداشت کرنا چاہیئے۔ اگر اپوزیشن سے کوئی Interrupt کرے، ہم نے ان کو منع کیا ہے، جواب نہ کریں، اس طرح ان کو بات کرنے دیں، اپنے موقع پہ ہم بات کریں گے ان شاء اللہ، میں دوبارہ گزارش کرتا ہوں، اپوزیشن بینچز سے بھی، حکومتی بینچز سے بھی کہ برداشت سے کام لیں اور جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان کو دونوں طرف سے جدھر سے بھی ہوئے ہیں، وہ حذف کئے جائیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آج کی حد تک دیکھیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نمائندہ فورم ہے، پورے خیبر پختونخوا کے لوگوں کا، یعنی یہاں بیٹھے ہوئے لوگ پورے خیبر پختونخوا کی نمائندگی کرتے ہیں، میں نے پہلے بھی ایک مرتبہ یہ کہا تھا کہ میں کوئی چیز حذف نہیں کروں گا، اپنا منہ بھی سنبھال کر بات کریں، اپنے الفاظ کا چناؤ

بھی ٹھیک کریں، یہ تاریخ کا حصہ ہیں، اسے ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ حذف کرنا کیا ہوتا ہے؟ کیا وہ چیز گم ہو جاتی ہے، وہ وہی رہتی ہے بلکہ اس کے ساتھ Addition میں چار جملے اور آجاتے ہیں، بہر حال آج کی حد تک میں ان کو، دونوں طرف سے اگر کوئی ایسے الفاظ ہیں تو ان کو حذف کرنے کا آڈر جاری کرتا ہوں۔ (تالیاں) فضل الہٰی خان، ایم پی اے۔ اچھا، فضل الہٰی خان کا ان کا مائیک On کریں، میں صرف ایک بات کرتا ہوں میڈم کی Clarity کے لئے، چونکہ ہم نے یہ Take up کیا تھا، Matter پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں اس وقت بھی میں نے ایک بات کی وضاحت کی تھی کہ یہ خالصتاً اداروں کا کھیل تھا، اس میں اداروں نے آپس میں گٹھ جوڑ کر کے سسٹم کو Cheat کیا، اس Cheating کے سلسلے میں یہ ایک بہت بڑی اماؤنٹ انہوں نے حکومت خیبر پختونخوا کے لوگوں نے غبن کیا، اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ کوئی سیاسی شخصیت اس میں ہمیں بظاہر نظر نہیں آتی، کسی بھی سیاسی آدمی کا نام اس میں نہیں آیا Directly، بعد میں کیا معاملات ہیں کیا نہیں ہیں؟ وہ نیب اس پہ تحقیقات کر رہی ہے، وہ چیزیں سامنے آجائیں گی مگر یہ بھی نہیں ہے کہ کسی ڈیپارٹمنٹ کے پیسے نکالے گئے، یہ اکاؤنٹ جو تھا، یہ Earnest money کا اکاؤنٹ تھا، اس میں مختلف بڑے پراجیکٹس کے پیسے Park ہوتے تھے، یعنی یہ ایک امانت کا اکاؤنٹ تھا جو خیبر پختونخوا کا جس کو Hold کرتا ہے اکاؤنٹنٹ جنرل آفس، اس لئے میرا خیال ہے اس پہ زیادہ بحث نہیں ہونی چاہیئے، نیب اس پہ کام کر رہی ہے، نیب اچھا کام کر رہی ہے، میں پہلے نیب کا کبھی حمایتی نہیں رہا مگر اس مرتبہ جس رفتار سے انہوں نے اس کیس کو Take up کیا ہے، تقریباً اٹھائیس سے انتیس ارب روپے اب تک ریکوری وہ کر چکی ہے، یہ انتیس ارب روپے کی، اب تک Latest جو ہے، مطلب اگر چالیس ارب روپے کا یہ سکینڈل تھا، Scam تھا تو انتیس ارب روپے کی ریکوری میرا خیال ہے اس سے پہلے کبھی پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوئی، آپ کو Appreciate بھی کرنا چاہیئے کہ جو ادارے اچھا کام کرتے ہیں، جو اس وقت کر رہے ہیں، آئندہ اچھا نہیں کریں گے تو ہم کہیں گے نہیں اچھا کر رہے، اس وقت اس کیس میں وہ اچھا کام کر رہے ہیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جہاں تک وزیر موصوف نے ادریس خان کا نام لیا تو ان کی کنسٹرکشن کمپنی وہ Directly اس میں واقعتاً موجود تھی، اس کے اوپر بھی، ہم اس پہ Comment اس لئے نہیں کرتے کہ چلیں ابھی وہ اس پہ نیب تحقیقات کر رہی ہے، جو بھی صورتحال ہو گی یا یہ سواتی صاحب کا آپ نے ذکر کیا، تو جو بھی صورتحال ہو گی وہ سامنے آجائے گی، نیب اس پہ کوئی نہ کوئی اپنا لائحہ عمل دے گی، کوئی بات دے گی یا پھر ہم نے جب میٹنگ طلب کی، ہاں ایڈوائزر کے بارے میں یہ

ہے، ٹھیک ہے، آپ نے صائب بات کی ہے، آج تو ماشاء اللہ ہمارے ایڈوکیٹ جنرل بھی موجود ہیں، ایڈوائزر دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں، میرا خیال ہے وہ بھی انہیں کوئی نہ کوئی قانونی مشورہ ادھر کان میں دے دیں گے، بات آپ کی ان کی سمجھ میں آگئی ہو گی، ٹھیک ہے ناں۔ جی فضل الہیٰ خان۔

جناب فضل الہیٰ: شکریہ جناب سپیکر، آج اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا کہ چند مہینے پہلے، عرصوں برسوں کی بات نہیں ہے، ایک بچہ فلسطین میں ملبے کے نیچے، آدھا ملبے میں تھا اور آدھا ملبے سے باہر، یہی صدائیں اور آوازیں لگا رہا تھا یا ربی! یا ربی! آج الحمد للہ ثم الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے سن لی اور فلسطین کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے ایران کے ہاتھوں سے لے لیا ہے، آج الحمد للہ جس طرح بدلہ لیا ہے، میرا اور تمام جتنے بھی مسلمان ہیں، ان کا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا ہے، کم از کم ستاون ممالک میں جو کمزور مسلمان، بے غیرت نہیں کہوں گا، کمزور مسلمان وہ سارے خاموش تھے، سارے مسلمان بھی خاموش تھے، حکمران بھی خاموش تھے لیکن آج الحمد للہ فلسطین کا ایران نے جو بدلہ لیا ہے، میں سلام پیش کرتا ہوں، اس بچے کی فریاد، میں رات کو بھی سوتا ہوں تو یا ربی! یا ربی! کا ورد میرے دماغ میں گونجتا ہے، آج بہت خوشی کا دن ہے لیکن میں آج صرف اور صرف اتنا اپنے حکمرانان سے، (تالیاں) اپنے حکمرانان سے میں کہونگا کہ اللہ سے ڈرو، امریکہ سے نہ ڈرو، ہاں اگر اللہ سے ڈرتے ہو، امریکہ سے نہیں ڈرتے ہو تو خدارا ایران کے ساتھ میں بھی آگے جاؤنگا، سارے پاکستانی جوان تیار ہیں، یہاں پہ ایران میں جو مریض ہیں، جو زخمی ہیں، ان کو خون کی ضرورت ہو یا اور کوئی مدد کی ضرورت ہو تو خدا کے لئے ہمارے جو وزیر اعظم صاحب ہیں، میں بعد میں کہوں گا کہ وہ کہاں سے آئیں اور کیسے جائیں گے؟ لیکن میں یہی درخواست کرونگا، میں کہتا ہوں کہ اپوزیشن کے بھائی بھی آج یہ بات سن لیں کہ ایک قرارداد پاس کریں، مرکزی حکومت کو ایک پیغام دے دیں، مرکزی حکومت کو ایک پیغام دے دیں کہ ہم کم از کم اگر ایران کے اندر نہیں جا سکتے تو بارڈر کے ساتھ کیمپ لگانے چاہئیں، جوانوں کو بھی کیمپ لگانا چاہئیں، سب کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے کیونکہ ہم معاف نہیں ہونگے، ایران نے جو فتح حاصل کی، ہم معاف نہیں ہونگے، "یا ربی! یا ربی!" وہ ہم سے قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا، میں ایران کو ایک بار پھر سلام پیش کرتا ہوں، جوانوں کو اور بہادر قوم کو کہ جس نے فلسطین کا بدلہ لیا ہے، (تالیاں) باقی جو بجلی کی بات میرے بھائیوں نے کی ہے، 2001 سے جب میں ناظم تھا، اس وقت سے ہم سن رہے ہیں کہ جی واپڈا کے ساتھ 72 پرسنٹ سٹاف کی کمی ہے، جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ جو حالات ہیں، اس صوبے کے اور پشاور کے دیہاتوں کے، جتنے بھی اضلاع ہیں، سب کے

سب بجلی سے محروم ہیں۔ میں احمد کنڈی صاحب سے درخواست کروں گا، ادھر توجہ چاہیئے، آپ کو چاہیئے، اپوزیشن لیڈر صاحب کو چاہیئے کہ ہم سب مل کر آئیں، ان سے بات کریں، مرکزی حکومت سے کہ دیکھیں آئین اور قانون کو دیکھتے ہوئے لوڈ شیڈنگ، جہاں سے بجلی بنتی ہے، یہ بالکل غیر آئینی ہے، غیر قانونی لوڈ شیڈنگ ہے، خدا کے لئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: فضل الہیٰ خان، بجٹ پہ آجائیں۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: سر، آرہا ہوں، بجٹ کے لئے یہ ضروری ہے، اگر ہم سنگ مرمر بھی لگا دیں، اللہ کی قسم ہمیں گالیاں پڑیں گی، اللہ کی قسم ہمیں گالیاں پڑیں گی، (تالیاں) ہمیں سنگ مرمر کی ضرورت نہیں ہے، بجلی اور گیس کی ضرورت ہے، وہ مرکز کے پاس ہیں، ہمارے اپوزیشن کے بھائی وہ اٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں، پی ٹی آئی والوں کو کہہ دیں کہ بجلی دیں، بجلی تو ہم دے رہے ہیں، آپ کو ہم ورسک ڈیم سے بھی دے رہے ہیں، ہم تربیلا ڈیم سے بھی دے رہے ہیں، ہم ہزارہ کے ڈیموں میں سے بھی دے رہے ہیں، آپ Utilize صرف کارخانوں میں کر رہے ہیں، فیکٹریوں میں کر رہے ہیں، وہ بھی بغیر Billing کے، میرا بچہ اگر ایک پنکھا لگاتا ہے تو وہ کافر ہے، کہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا میں بجلی کی چوری ہے، دیکھیں ہر ایک پوائنٹ پہ ہمیں موقع ملتا ہے تو ہم ہر چیز کو ڈسکس کریں گے، عوام کے لئے، اس قوم کے لئے، اس صوبے کے لئے، اس ضلع پشاور اور اپنے حلقوں کے لئے یہ ضروری ہے، اگر مرکزی حکومت سے نہیں ہو سکتا ہے تو میری اپوزیشن کے بھائیوں سے بھی درخواست ہے، اپنے منسٹر، ایم پی ایز اور جتنے بھی یہاں پر اس معزز ایوان میں میرے بھائی بیٹھے ہیں، وہ حلف لیں، کلمہ پڑھ لیں، قسم کھالیں کہ ہم سب خود گرڈ سے بجلی حاصل کریں گے کیونکہ یہ خیبر پختونخوا کی بجلی ہے، (تالیاں) یہ غیر قانونی لوڈ شیڈنگ ہے، یہ غیر آئینی ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے، یہ غیر آئینی اور غیر قانونی لوڈ شیڈنگ کر رہے ہیں۔ یہ آپ دیکھ لیں، وفاق بجٹ کی باتیں کرتا ہے، الحمد للہ ہماری کیبنٹ نے اور چیف منسٹر نے جو بجٹ پیش کیا ہے، ہمارے ایک بھائی نے کہا کہ ہم فلاں کو Hire کرتے ہیں، ڈمکانہ کو، آپ کر دیں جو مرضی ہے Hire کر دیں اور لے آئیں، ان شاء اللہ جو بجٹ خیبر پختونخوا نے پیش کیا ہے، کسی کا باپ بھی اس طرح کا بجٹ پیش نہیں کر سکتا ہے، میں کھل کر کہتا ہوں۔ (تالیاں) میں آپ کو ایک اور بات بتاتا ہوں، یہاں پر فیڈرل بجٹ میں خیبر پختونخوا کے لئے پچپن (55) کروڑ، ایک بات آپ سے پوچھوں، پچپن (55) کروڑ، لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب سے پوچھتا ہوں، بہت افسوس کی بات ہے، میں نے PK-84 میں گلستان ہزار خوانی پارک بنایا ہے، ایک پارک میں

نے پچپن(55) کروڑ کا بنایا ہے،(تالیاں) وزیراعظم صاحب کو شرم بھی نہیں آتی کہ وہ خیبر پختونخوا کی اتنی بے عزتی کرتے ہیں، ہم اتنے بے عزت لوگ ہیں، میں آپ کو، آج میری جیب میں وزیر اعظم ہے، دکھاؤں میں؟ میں لایا ہوں، یہ وزیر اعظم ہے، یہ بوتل، (تالیاں) یہ وزیر اعظم ہے، سترہ(17) سیٹوں پر آنے والا وزیر اعظم یہ ہے، یہ بوتل جب اس کو چیف صاحب کہتے ہیں، اٹھو تو اٹھ جاتا ہے، بیٹھو تو وہ بیٹھ جاتا ہے، کہتا ہے کہ میں بہت اچھی خدمت کرتا ہوں، میں بہت اچھی خدمت کرتا ہوں، کرتے ہو، تم بوٹ پالش کرتے ہو، کرتے رہو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بجٹ پہ آجائیں ناں۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: بجٹ کی بات کر رہا ہوں، کیوں آپ بھول گئے؟ یہ پچپن(55) کروڑ کی بات کر رہا ہوں، کتنی افسوس کی بات ہے کہ ہمیں مرکز سے پچپن(55) کروڑ روپیہ ملتا ہے، لہذا ہمیں یہاں پر چاہے، یہ میرا بھائی جو ہے ناں یہ چھوٹا بھائی ہے، یہ سمجھتے نہیں، کبھی پینتالیس کی باتیں کرتے ہیں، کبھی سینتالیس کی، وہ جو بھی ہے ان سب کو ساتھ بٹھائیں، وزیر اعظم صاحب کا گریبان پکڑتے ہیں، اپنے صوبے کا حق مانگتے ہیں۔ مصیبت یہ ہے، یہ چیف صاحب سے بھی میرا بہت بڑا گلہ ہے، بندے کی بنیاد تو دیکھیں اس کو لائیں ناں، بنیاد تو دیکھیں، کہاں سے آیا ہے، اس کا دادا پر دادا کہاں سے آیا ہے، ہندوستان میں کس جگہ سے آئے ہیں، کوئی پتہ ہے؟ چھوڑیں یار، اب سپیکر صاحب پھر کہیں گے کہ کچھ Wording وہ Expunge کر دو، یہ کر دو، وہ کر دو، آگے نہیں جاتے، سب کو پتہ ہے کہ کہاں سے آیا ہوا ہے، ایسے لوگ کیا ملک کی خدمت کریں گے، خاک خدمت کریں گے؟ لیکن میری درخواست ہے اپوزیشن کے بھائیوں سے، کہ چاہے سینتالیس ہیں، چاہے پینتالیس ہیں، چاہے جو بھی ہے، خدارا اس صوبے پر رحم کریں، بجلی اور گیس دیں، ان کا حق ہے۔ میں پشاور کی بات کرتا ہوں تو یہاں پر ہمارے مزمل اسلم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی میری درخواست ہے، سب سے، کہ پشاور کا حق دیں، اس لئے کہ پورے کے پی کا یہ کیپٹل ہے، ہمارے ہسپتالوں میں کیا ہے؟ سی ایم صاحب کا مشکور ہوں کہ اس دفعہ انہوں نے کہا کہ ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ، ایچ ایم سی میں Fifty beds جو ہیں، ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ اس بات کی تائید کریں گے کہ ہم سی سی یو اور آئی سی یو کو پچاس پچاس بیڈز دیں گے کیونکہ پانچ دس اور چھ بیڈز آئی سی یو اور سی سی یو میں ایمرجنسی ہوتا ہے، خیبر پختونخوا تو Play ground ہے، بلوچستان Play ground ہے، پنجاب کو آباد رکھے، اللہ سندھ کو بھی آباد رکھے لیکن ہمارے لئے بھی کم از کم اگر کچھ نہیں کر سکتے دعا تو کریں کہ یہ

صوبہ خیبر پختونخوا بھی اللہ آباد رکھے۔یہاں پر روزانہ بم اور دہشتگردی ہوتی ہے،یہاں پر بھی پشاور کے لئے ہسپتال کی ضرورت ہے،کالجوں کی ضرورت ہے،یونیورسٹی ساری Overload ہیں،روڈز بھی ہمارے Overload ہیں،میں کہتا ہوں سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب چھوٹا بھائی ہے کہ اور بھی بجٹ رکھ لیں کیونکہ پورے خیبر پختونخوا کا Load وہ پشاور پہ ہے،پشاور کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔تو سپیکر صاحب، آپ کوئی ایکشن لیں،آپ کا بھی تو پشاور سے بہت پیار ہے اور جس طرح مجھے مانسہرہ سے اور ہزارہ سے پیار ہے،ملاکنڈ سے پیار ہے،ساؤتھ سے پیار ہے تو مجھے پتہ ہے آپ کو بھی پشاور سے پیار ہے،جیسے میں نے منڈی جو روڈ ہے جو عدالت خان صاحب بنا نہیں سکتے،پانچ سال ہوگئے ہیں وہ ادھر وہ ایک کہاوت مشہور ہے ناں،ایک بندے سے میں سبزی لے رہا تھا،میں نے کہا یہ روڈ کیوں نہیں بن رہا ہے؟ کہتا ہے (ہندکو) اصل گل اے وے،کہتا ہے جے جیڑا وہ ہے کی اے نام ہے اس کا؟ ٹھیکیدار عدالت خان،وہ بھی مسلم لیگ نون دا ہے تو ایم پی اے صاحب بھی،وہ بھی مسلم لیگ نون دا ہے،اس دفعہ تو ایم این اے صاحب بھی مسلم لیگ نون دا ہے،تو خدا کے لئے اس پر بھی کام کریں اور ہاں جی،سب سے اہم بات اور ضروری بات جس کی وجہ سے خیبر پختونخوا اور پورا پاکستان اور امت مسلمہ روشن ہے،اس کا نام ہے،امت مسلمہ کا لیڈر عمران خان صاحب،عمران خان صاحب بے گناہ قید ہیں،ظلم ہے،زیادتی ہے،جبر ہے،میں سب سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں،جتنے بھی سینیئرز ہیں اور جتنے بھی میرے پارلیمینٹیرینز ہیں یا پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز ہیں، عمران خان کی رہائی کی چابی خیبر پختونخوا میں موجود ہے لیکن آپ سے میری درخواست ہے،اپنے بھائیوں سے،اپنے بزرگوں سے بھی میری درخواست ہے کہ عمران خان،جناب سپیکر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ عمران خان کی رہائی کی چابی خیبر پختونخوا میں موجود ہے،آج یہاں علی الاعلان کہتا ہوں کہ ہم کسی چیز کا انتظار نہیں کریں گے،ان شاء اللہ اس بجٹ کے بعد ہم سب پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز، لیڈران کو ہاتھ سے زبردستی پکڑیں گے،ہم تربیلا ڈیم کو بند کریں گے،ورسک ڈیم کو بند کریں گے،کرک کی گیس کو ہم بند کریں گے،وزیرستان سے جو غیر قانونی معدنیات جاری ہیں،ان کو ہم بند کریں گے لیکن عمران خان کو ہر صورت آزاد کرائیں گے۔(تالیاں) میرے بھائی تو ایسے خاموش ہوگئے ہیں جیسے میں نے ان سے کوئی غلط بات کہہ دی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب فضل الٰہی</u>: بند کریں گے جعلی معدنیات بند کریں گے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: تربیلا ڈیم کو بند کریں گے، ورسک ڈیم کو بند کریں گے۔۔۔۔۔

<u>اراکین</u>: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ۔

(شور)

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: کرک سے جو گیس پائپ لائن جا رہی ہے پنجاب کو، وہ بند کریں گے، ان شاء اللہ عمران خان کو ہر صورت میں آزاد کریں گے کیونکہ کوئی مائی کا لال اس ملک کے نظام کو ٹھیک نہیں کر سکتا، چاہے کوئی بوٹ پالش ہو، چاہے جو بوتل وزیراعظم ہو، جو بھی ہو، کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ شکریہ، تھینک یو۔ والسلام۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ ارباب محمد وسیم صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>ارباب محمد وسیم خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، باتیں دوستوں نے بھی کی ہونگی، اچھی باتیں بھی کی ہونگی، تنقید بھی کی ہوگی لیکن تنقید اصلاح کے لئے کی ہوگی۔ پہلی بات اس طرح ہے کہ یہ بجٹ بھی ہم پاس کر دیں گے، جس طرح پچھلی بار پاس کیا تھا لیکن ہم نے عوام کو کیا ریلیف دیا ہے؟ اس پر سوچنا چاہیئے، کس ہیڈ میں، کس مد میں، کون سے سیکٹر میں ہم نے ریلیف دیا ہے؟ ایجوکیشن میں دیا ہے، ہیلتھ میں دیا ہے، روڈ سیکٹر میں دیا ہے، کس میں دیا ہے؟ ہم تو یہاں باتیں کرتے ہیں، بہت کرتے ہیں، بھائی نے اب بھی باتیں کیں لیکن اس پر بیٹھ کر اس کے لئے حل نکالنا چاہیئے، اس صوبے کا مقدمہ لڑنا چاہیئے کہ اس صوبے کا مقدمہ کون لڑے گا؟ ہم جھگڑے کریں گے، آپ رہا کریں، بات چلائیں کہ خان کو رہا کریں لیکن اس صوبے کا مقدمہ بھی تو لڑیں ناں، یہ کون لڑے گا؟ یہ تو آپ بیٹھیں ناں، آپ بیٹھیں ان کے ساتھ، ٹیبل پر بیٹھیں کہ کیوں پچپن (55) کروڑ دیئے ہیں، بیٹھیں، باتوں سے مسئلہ حل کریں، نہیں، یہاں پر کیا ہم گالیوں سے مسئلہ حل کریں گے؟ گالیوں سے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا، عوام آج بھی روڈوں پر ہیں، کل بھی روڈوں پر تھے، بجلی کا حال دیکھیں، یہ بجلی ہم بیٹھ کر ان کے ساتھ حل کریں گے، اس گیس کا مسئلہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر ٹیبل پر یہ حل کریں گے، خدارا اس صوبے نے تیسری دفعہ آپ کو حکومت دی ہے، اس صوبے پر رحم کریں، ان سب کو پتہ ہے کون سے پراجیکٹس کمپلیٹ ہوئے ہیں، مجھے بتائیں، پچھلے سال والے، دو سال والے، کون سے پراجیکٹ کمپلیٹ ہوئے ہیں؟ میرے حلقے کے تو اب بھی روڈز In complete ہیں، Asphalt نہیں ہو رہا، تین سالوں سے اس کا Asphalt نہیں ہو رہا تو یہ کون کرے گا؟ یہ بجٹ بھی پاس کر دیں گے، پھر بھی عوام ذلیل ہوں گے، ایک سال پھر آ جائیں گے،

پھر بجٹ پاس کریں گے، خدارا جناب سپیکر صاحب، ان پر سوچیں، ان کے ساتھ بیٹھیں، یہ عوام کا مسئلہ حل کریں، یہ کب تک ذلیل ہونگے، کب تک خوار ہونگے، بس یہ دو چار باتیں تھیں، ٹیکنیکل باتیں، تو دوستوں نے، بڑوں نے بہت کی ہوں گی، میں نے کہا کہ میں بھی۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ محترمہ عاصمہ اسلم صاحبہ، جے یو آئی، نہیں آئی ہیں؟ محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ۔

<u>محترمہ نیلوفر بابر</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ چار دن ہوئے ہیں، بجٹ پر جو تقریریں ہو رہی ہیں جو میں سن رہی ہوں، یہ تو اربوں کھربوں روپے کبھی ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر ہو رہے ہیں مگر میں زیادہ فگرز پر نہیں جانا چاہتی، میں صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس بجٹ میں تنخواہ دار کے لئے کیا رکھا ہے آپ لوگوں نے، پنشن والوں کے لئے، لیڈیز کے لئے، روڈز کے لئے، مجھے اس میں، جب اس وقت ہم اس پر کہیں گے کہ آپ لوگوں نے بہت زبردست کام کیا ہے یا آپ نے پی ٹی آئی والوں نے زبردست بجٹ پیش کیا ہے، دور نہ جائیں آپ نوشہرہ پشاور روڈ لیں، ایک سال سے، ڈیڑھ سال سے میں یہی رونا رو رہی ہوں ذرا اس روڈ پر، آپ خود ایک دن نوشہرہ سے پشاور تک آئیں، یا چترال روڈ آپ دیکھیں، پچھلے بجٹ میں وہ پیسے کدھر گئے ہیں؟ جو یہ بجٹ آپ لوگوں نے پیش کیا، یہ بھی اسی طرح کے ہوں گے، لوگ یہی فریاد کرتے رہیں گے، یہی لاکھوں روپے ادھر گئے اور کروڑوں روپے ادھر گئے، یہی ہم سنتے رہیں گے۔ میری آپ لوگوں سے گزارش ہے، تجویز ہے کہ اپنے صوبے کے لئے کوئی کام کریں، یہ جو میرا بیٹا کھڑا ہو کر کہتا ہے، اس دفعہ بھی جیتے ہیں، پھر بھی جیتیں گے، یہ آپ لوگ نہیں جیتیں، یہ عمران خان کے لئے آپ کو لوگوں نے ووٹ دیا ہے اور کب تک عمران خان کے لئے آپ کو ووٹ دیں گے، لوگ جو آپ کو ووٹ دیتے ہیں وہ آپ سے کام مانگتے ہیں، وہ آپ سے نوکریاں مانگتے ہیں، وہ آپ سے پنشن کی بات کرتے ہیں، جب ایک بوڑھی عورت بیچاری بیوہ اس کی پنشن نہ بڑھے، ایک تنخواہ دار کلاس فور کی آپ تنخواہ نہ بڑھائیں تو وہ آپ لوگوں کو کیوں ووٹ دیں؟ جو دوسرے لوگ آئیں گے وہ انہی کو ووٹ دیں گے۔ میری گزارش ہے کہ کم از کم یہ اپنے جو ووٹرز ہیں ان کا خیال رکھیں، جس کے نام پر ووٹ لیکر آئے ہیں، اس کا کوئی خیال رکھیں، صرف اس کا نام مت بیچیں، یہ جو ابھی اتنی سخت لڑائی ہوئی، آپ لوگ لیڈیز کا بالکل احترام نہیں کرتے، آپ کے گھروں میں بھی ماں بہنیں ہیں، ثوبیہ بی بی نے کوئی ایسی بات نہیں کی، انہوں نے بجٹ پر ہی بات کی ہے، آپ لوگوں کی خامیاں بتائی ہیں، ذرا دل بڑا کر کے ہر کسی کو سننا چاہیئے، جیسے ہم لوگ سنتے

ہیں۔ کل میرے بیٹے احمد کنڈی نے جو تقریر کی تو ہمارے جو مشیر صاحب ہیں، انہوں نے کتنی باتیں سنائی ہیں، ہم چپ کر کے سنتے رہے، ایک دوسرے کی بات سنیں گے، ایک دوسرے کا لحاظ کریں گے تو یہ اسمبلی چلے گی، مہربانی فرماکر ذرا عزت کا خیال رکھیں، لیڈیز کی عزت کا خیال رکھیں اور یہ میں اپنے اس بیٹے کو ایک بات کہوں گی کہ آپ کے گھر میں بھی ماں بہنیں ہیں، یہ باتیں اسمبلی میں نہیں کرنی چاہئیں، اس سے آپ کی پرورش، آپ کے خاندان اور آپ کی حیثیت کا پتہ چلتا ہے، اپنے خاندان کی، اپنی پرورش کی، اپنی ماں کی پرورش پر بات نہ آنے دیں، مہربانی فرماکر آپ لوگ ہاتھ ذرا ہاتھ ہولا رکھیں اور دیکھیں، یہ لیڈیز کے لئے کچھ نہیں ہوا، یہ میرا بیٹا بیٹھا ہوا ہے جو مشیر صاحب ہے، نہ تنخواہ دار کے لئے کچھ انہوں نے کیا ہے، نہ پنشنرز کے لئے کچھ کیا ہے، یہ تو وہ والی بات ہوئی، وہ کہتے ہیں ناں، ماہر دھوبی جو ہوتا ہے ناں، وہ گیلے کپڑے کو بڑی مہارت سے نچوڑتا ہے، اس نے تنخواہ دار پنشنرز اور لیڈیز کو بڑے زبردست طریقے سے نچوڑا ہے، ذرا مہربانی ہو گی آپ لوگوں کی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشیر خزانہ صاحب، آپ نے نیلوفر بابر صاحبہ کی باتیں سنی ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ۔

<u>جناب اکبر ایوب خان:</u> جی شکریہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سر، میں ایک منٹ، ان کو ذرا، انہوں نے بڑے درمندانہ انداز سے آپ کو کہا ہے کہ خواتین کے لئے آپ بجٹ میں کوئی خصوصی چیز رکھیں، اگر آپ نے رکھی ہوئی ہے تو پھر آخر میں آپ Explain کر دیجیئے گا، تنخواہ دار طبقے کا انہوں نے ذکر کیا، اس کا بھی انہی کو بتا دیجیئے گا۔

<u>محترمہ نیلوفر بابر:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ایک منٹ، جی اکبر ایوب خان۔

<u>جناب اکبر ایوب خان:</u> شکریہ جناب سپیکر، کیونکہ ہمارے منسٹر سی اینڈ ڈبلیو یہاں نہیں ہیں، محترمہ نیلوفر بی بی سے میں تھوڑی ایک چیز کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ دو روڈوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے، نوشہرہ پشاور اور چترال روڈ، یہ دونوں روڈز وفاق کے روڈز ہیں، این ایچ اے کے نیچے آتے ہیں، میری ان سے ریکویسٹ ہو گی کہ بلاول بھٹو زرداری صاحب سے ریکویسٹ کریں، تھوڑا سا پاؤں مضبوط کریں، آپ دیکھیں کہ کس طرح یہ روڈز بنتے ہیں، یہ میاں برادران اس وقت بلاول کے شکنجے میں ہیں، بلاول کا شکنجہ اس طرح بند کرے گا ناں، یہ دونوں روڈز ان شاء اللہ مکمل ہو جائیں گے۔ آپ بلاول صاحب سے، مجھے پتہ ہے آپ کا اس فیملی کے ساتھ بہت پرانا تعلق ہے، مجھے پتہ ہے، آج سے نہیں، نصرت بھٹو صاحبہ سے آپ کی والدہ کا،

مجھے ساری ہسٹری کا پتہ ہے، آپ بلاول صاحب کو ریکویسٹ کریں، ان شاء اللہ ہمارے دونوں مسئلے حل ہوں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> نیلوفر بابر صاحبہ کا مائیک On کر دیں۔

<u>محترمہ نیلوفر بابر:</u> بالکل، آپ نے صحیح فرمایا، وہ ہمارے اپنے خاندان جیسے ہیں، بلاول میرا بیٹا ہے، میں اس کو جو بھی کہوں وہ مانے گا، یہ نہیں ہے کہ وہ نہیں مانے گا مگر آپ کا بھی کوئی فرض بنتا ہے ناں، آپ بھی تو کچھ کریں، یہاں تک کہ میں نے آپ کے ممبر عمر ایوب صاحب کو کتنی دفعہ کہا ہے، میرے اپنے گھر جی ٹی روڈ پہ، ابھی تک وہاں پہ گندے پانی کے (ڈھنڈ) تالاب کھڑے ہوتے ہیں، اتنا نہیں کرتا کہ آ کر اس کو ذرا ٹھیک کریں، ادھر پیر پیائی میں بالکل روڈ کے اوپر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مین روڈ کے اوپر ہے، پیر پیائی میں۔

<u>محترمہ نیلوفر بابر:</u> مین روڈ کے اوپر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، جو این ایچ اے کا کام ہے وہ آپ کے لئے کرا لیں۔

<u>محترمہ نیلوفر بابر:</u> اور ہر روز آتے جاتے ہیں، ہر روز آتے جاتے ہیں، وہ سڑک کا حال بھی دیکھتے ہیں، گند بھی دیکھتے ہیں، سڑک کے کنارے گند بھی دیکھتے ہیں، بالکل شادی ہال کے پاس میرا گھر ہے، کبھی تشریف لائیں، بالکل آپ کا شکریہ۔

<u>جناب تاج محمد:</u> جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تمہارا تو نام ہی نہیں لکھا ہوا ہے یار، ٹھہریں پہلے ابھی ارباب زرک تو نہیں آئے، آج یا مین خان بھی موجود نہیں، جی تاج محمد خان ترند۔

<u>جناب تاج محمد:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب سپیکر، بجٹ پہ تقریباً ہمارے سارے معزز اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ ہمارے صوبے کی جو معاشی حالت ہے، مرکزی حکومت جو ہمارے صوبے کے ساتھ سوتیلی ماں جیسے سلوک روا رکھے ہوئے ہے، این ایف سی ایوارڈ جس میں ان کو پتہ ہے کہ ہمارا مرجر کے بعد حصہ بڑھنا ہے، این ایف سی ایوارڈ ابھی تک نہیں کیا۔ اس کے علاوہ مرجر کے وقت ہمارے صوبے کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے وہ بھی پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے صوبے کے مرکز کے ساتھ جو بقایاجات ہیں وہ بھی ہمیں نہیں دے رہے، اس کے باوجود ہماری صوبائی حکومت نے جس طرح ٹیکس فری،

سرپلس اور عوام دوست بجٹ پیش کیا، میں وزیراعلیٰ صاحب اور اس کی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہمارے اپوزیشن بھائیوں نے بہت لمبی لمبی تقریریں کیں، ہمارے صوبائی بجٹ کو ٹارگٹ کیا لیکن پاکستان کے عوام کا جو اصل مسئلہ ہے اس وقت مہنگائی کا ہے، اس کے بارے میں کسی نے بات نہیں کی، اگر ہم وفاقی بجٹ کو دیکھیں تو ہمیں صاف نظر آرہا ہے کہ وہ ایک عوامی نمائندہ حکومت کا بجٹ نہیں ہے کیونکہ انہوں نے عوام کو ریلیف دینے کی بجائے عوام کی کمر توڑنے کے لئے، عوام پہ مزید بوجھ ڈالے ہوئے ہیں، ٹیکسوں میں مزید اضافہ کیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں، فیڈرل بجٹ میں Withholding tax بھی بڑھادیا گیا ہے، سیلز ٹیکس بھی بڑھادیا گیا ہے، پٹرول کی قیمت، اب تین چار دن پہلے عوام پہ ایک اور بم گرایا گیا، پٹرول کو مزید مہنگا کیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ فیڈرل گورنمنٹ کے اقدامات ہیں جن کے اثرات نہ صرف ہمارے صوبے بلکہ پاکستان کے پورے عوام پہ اس کے اثرات پڑتے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، 2022ء کو اگر ہم دیکھیں، جب پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی، جناب عمران خان ہمارے وزیراعظم تھے تو اس وقت یہی لوگ جو آج فیڈرل گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ جلسے کررہے تھے، یہ لانگ مارچ کررہے تھے، عوام کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کہتے تھے کہ یہ نااہل حکومت ہے، اس کے بعد جب ان کی حکومت آئی، اگر آپ اس کے ساتھ Comparison کریں، جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی، باوجود اس کے کہ پوری دنیا میں کورونا جیسی وباء آئی، اس کے باوجود ریکارڈ پہ ہے کہ پاکستان کی جی ڈی پی گروتھ تاریخ کی بلند ترین سطح پر تھی۔ اس کے بعد جب وہ حکومت ختم ہوگئی، چاہیئے تو یہ تھا کہ لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ نااہل حکومت ہے، یہ بہتری لاتے لیکن وہ جو پاکستان کی معیشت ایک ٹریک پر چل رہی تھی، غریبوں کو ریلیف مل رہا تھا، مہنگائی کنٹرول تھی، لوگوں کو روزگار ملا ہوا تھا، وہ سب کچھ ڈبو دیا گیا۔ اس کے بعد جب الیکشن ہوا تو وہی لوگ جب ہم فارم سینتالیس کی بات کرتے ہیں، ہمارے اپوزیشن کے بھائی برا مانتے ہیں، اگر یہ لوگ حقیقی عوامی نمائندے ہوتے، اگر یہی لوگ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوکر آتے تو یہ کبھی بھی عوام پہ اتنا ظلم نہ کرتے، آج ہماری فیڈرل گونمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہم نے پاکستان کو دیوالیہ ہونے سے بچایا، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے عوام کو دیوالیہ کردیا ہے، آج یہ پوزیشن ہے کہ (تالیاں) ہمارے غریب لوگوں کے پاس دو وقت کی روٹی کو تو چھوڑیں، ایک وقت کی روٹی کھانے کو بھی ان کے پاس انتظام نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اگر ہم لوڈشیڈنگ کی بات کریں، جو ہمارے بھائیوں نے کی، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے، خاص کر ہمارے صوبے میں جو ہمارا غریب طبقہ ہے، ایک تو بجلی آتی

نہیں ہے، لوڈشیڈنگ بہت زیادہ ہے، دوسری طرف جو Increase ہے ہماری بجلی کی قیمت میں، تو وہ غریب عوام تو Afford ہی نہیں کر سکتے، ایک غریب آدمی جس کی سارے مہینے کی آمدن اگر تیس چالیس ہزار روپے ہو تو وہ تیس اور چالیس ہزار روپے بل کیسے پورا کرے گا؟ وہ غریب لوگ جو تھے وہ سولر پینل انہوں نے لگائے ہوئے تھے کہ چلیں زیادہ تو کچھ بھی نہیں ہے، ہمارے گھر میں تو روشنی ہو گی، اس بجٹ میں ہماری وفاقی حکومت نے عوام سے وہ حق بھی چھیننے کی کوشش کی ہے، سولر پینل پر اٹھارہ فیصد ٹیکس لگا دیا گیا ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ بہت ظالمانہ اقدام ہے، ہماری وفاقی حکومت کو اس کو واپس کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، اگر ہم صوبائی بجٹ کی بات کریں، اس نامساعد حالات کے باوجود جو ہمارے چیئرمین جناب عمران خان صاحب کا ویژن ہے کہ ایک فلاحی ریاست کی طرف بڑھنا، جو بجٹ پیش کیا گیا ہے عمران خان صاحب کے ویژن کے مطابق، لوگوں کو ریلیف دینے کی کوشش کی گئی ہے، جو میں نے پہلے عرض کی کہ بہت زیادہ لوگ مہنگائی کی وجہ سے پریشان ہیں، وہ مہنگائی زدہ لوگوں کے لئے جو ریلیف دیا گیا، اس میں سرکاری ملازمین کو یہ ان کی تنخواہ میں دس پرسنٹ اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح میڈم نے بات کی کہ جو پنشن ہے، اس میں سات پرسنٹ اضافہ کیا گیا، جو ہمارے مزدور ہیں، ان کی چھتیس (36) ہزار کم از کم اجرت بڑھا کر چالیس ہزار کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو ہمارا دوسرا ایک Disparity Reduction Allowance، اس میں بیس پرسنٹ اضافہ کیا گیا ہے لیکن وہ جو ہمارے مشیر صاحب ہیں، وہ جو ہماری بجٹ تقریر فنانس منسٹر نے کی، اس نے تیس فیصد کا کہا ہے اور جو لکھا ہوا ہے وہ بیس ہے، تو میرے خیال میں جو فیڈرل نے تیس پرسنٹ دیا ہے، میں گزارش کروں گا کہ یہاں سے بھی ہمارا تیس پرسنٹ کیا جائے۔ اسی طرح ہماری پولیس کی تنخواہیں بہت زیادہ بڑھا دی گئی ہیں، ساتھ ساتھ جو ہمارے جیل خانہ جات اور گیارہ بائیس (1122) ملازمین کی تنخواہیں ہیں وہ بھی بڑھا دی گئی ہیں، بیروزگاری کو ختم کرنے کے لئے "احساس پروگرام" کے تحت نوجوانوں اور ہنر مندوں کے لئے بلا سود قرضے کا پروگرام رکھا گیا ہے جس سے ہمارے نوجوان جن کے پاس اگر کوئی ہنر ہے، کوئی بھی انسان کے پاس اگر کوئی ہنر ہے تو وہ حکومت سے بلا سود قرضے لے سکتا ہے، اسی طرح ہمارے نوجوان بلا سود قرضے حاصل کر کے وہ اپنے لئے روزگار باعزت طریقے سے شروع کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، امن وامان کو جو کہ ایک بنیادی چیز ہے، کسی بھی معاشرے میں اگر امن نہ ہو تو وہاں پہ کوئی کام نہیں ہو سکتا، امن وامان کے لئے بہت زیادہ رقم رکھی گئی ہے جس میں میں نے پہلے بھی عرض کی کہ پولیس کو تنخواہیں بڑھانے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں، اسلحہ گاڑیاں اور

دیگر جو جدید آلات ہیں، ان کی خریداری کے لئے رقوم رکھی گئی ہیں، سب سے بڑی بات پشاور اور دیگر اضلاع میں "سیف سٹی پراجیکٹ" Launch کیا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، تعلیم کے بغیر کوئی معاشرہ، کوئی ملک ترقی نہیں کرسکتا، اس بجٹ میں ایک جو ہماری صوبائی حکومت نے تعلیمی ایمرجنسی کا اعلان کیا ہے، اس کو ہم Appreciate کرتے ہیں، ساتھ میں نے پہلے جس طرح عرض کیا کہ عمران خان صاحب کا ویژن ہے کہ ایک فلاحی ریاست ہو، فلاحی ریاست میں یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحت، ایجوکیشن اور باقی جو چیزیں ہیں، وہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہیں، اس طرف ہماری حکومت نے ایک قدم بڑھایا ہے، جس طرح "صحت کارڈ" متعارف کرایا تھا، ہماری حکومت "تعلیمی کارڈ" متعارف کرنے جارہی ہے جس سے وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نہیں پڑھا سکتے، ان کو بڑا فائدہ ہوگا، ان کا Burden جو ہے وہ اس کے اخراجات ہماری حکومت برداشت کرے گی۔ اسی طرح Out of School جو چلڈرن ہیں، یہ بھی ہمارا بہت بڑا مسئلہ ہے، اس کے لئے بھی کافی اقدامات بجٹ میں تجویز کئے گئے ہیں۔ Special enrolment program جو پچھلے سال بھی جاری رہا، اس دفعہ بھی ان شاء اللہ وہ جاری رہے گا، ہمارے جو Out of School بچے ہیں یا بچیاں ہیں، کوشش کریں گے ان شاء اللہ کہ وہ سکولوں میں لائیں، اس میں ای اے ایف (Education Administration and Foundation) کے ذریعے کمیونٹی سکول اور این ایس آئی (New School Initiative) سکول وہ بھی چلا رہے ہیں، اے ایل پی (Alternative Learning Programs) پراجیکٹ وہ بھی Out of School بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے بہت اچھا اقدام ہے۔ اسی طرح جو پچھلے کئی عرصے سے ہمارے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے، یہ سب ہمارے معزز اراکین کے حلقوں میں یہ مسئلہ ہے، سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے، سولہ ہزار اساتذہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے، وہ بھی بڑے شفاف طریقے سے ایٹا کے ذریعے تاکہ کوالٹی ٹیچرز ہمارے سکولوں میں آسکیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ایک مسئلہ جو ہمارے لغمانی صاحب نے بھی اٹھایا، آج ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی، میں نے ادھر بھی یہ بات کی، ہمارے مشیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو ہمارے زلزلہ زدہ علاقے ہیں، وہاں پہ 2005ء میں زلزلہ آیا، ابھی تک وہاں پہ سکول مکمل طور پر دوبارہ تعمیر نہیں کئے گئے۔ اسی طرح جہاں پہ دہشت گردی ہے، دہشت گردی سے متاثرہ جو ہمارے سکولز ہیں، وہ بھی دوبارہ تعمیر نہیں ہوئے ہیں۔ جو فلڈ آیا تھا، فلڈ کے ساتھ ہمارے علاقے متاثر ہوئے تھے، میری گزارش یہ ہوگی کہ ایسے زلزلہ زدہ یا جو دہشت گردی سے یا فلڈ سے جو Affected areas ہیں، ان

سکولوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے توجہ دینی چاہیئے، اقدامات کرنا چاہئیں۔ صحت کے حوالے سے "صحت کارڈ" کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، یہ پاکستان تحریک انصاف کا اس صوبے کے عوام کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ ہے، اس دفعہ اس میں مزید جو مہنگے امراض کا علاج ہے، وہ بھی شامل کئے گئے ہیں، جن میں ٹرانسپلانٹ وغیرہ شامل ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ترند صاحب، وقت۔

جناب تاج محمد: دو منٹ جی، میں ان شاء اللہ وائنڈ اپ کرتا ہوں۔ اس سے وہ غریب لوگ جو پچاس لاکھ یا ساٹھ لاکھ کا سوچ بھی نہیں سکتے، خدا نہ کرے ان کے گھر میں اگر کوئی ایسی بیماری ہو گی تو وہ حکومت برداشت کرے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ، ہمارے مشیر خزانہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، صحت کے مشیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ جو ہمارے ڈی ایچ کیوز ہیں، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپیٹلز ہیں، ان کو آپ زیادہ توجہ دے دیں۔ اب اگر ہم دیکھیں، میں ہزارہ کی بات کروں تو ہزارہ کے جتنے بھی اضلاع ہیں، ان کے زیادہ تر مریض ایبٹ آباد آتے ہیں کیونکہ وہاں پہ وہ سہولیات موجود نہیں ہیں، میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں، اگر زلزلے کے بعد ہمارے ڈی ایچ کیو کی تعمیر نو جاپان نے کی تھی ایک بڑی بلڈنگ بنائی تھی 2022ء میں، کیونکہ ابھی ہمیں وہاں پہ مزید بلڈنگ کی ضرورت نہیں، 2022ء میں ہماری گورنمنٹ نے اس کو اپ گریڈ کرنے کا نوٹیفکیشن کیا ہے لیکن ابھی تک اس پہ وہ پوسٹیں جو ایس این ای ہے وہ ہماری Approve نہیں ہوئی ہے، جس سے ہمارے لوگوں کو بہت تکلیف ہے، چھوٹی چھوٹی بات کے لئے ان کو ایبٹ آباد آنا پڑتا ہے، میری گزارش یہ ہو گی کہ جتنے بھی صوبے کے ڈی ایچ کیوز ہیں، ان کو آپ زیادہ توجہ دے دیں تاکہ لوگوں کو آسانیاں ہوں۔ مواصلات و تعمیرات کی اگر میں بات کروں اس بجٹ میں، جس طرح ہمارے باقی دوستوں نے بھی کہا کہ میرا یہ تقریباً بارہواں تیرہواں بجٹ ہے اس اسمبلی میں، لیکن اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی چیف منسٹر نے ایم پی ایز کو بلایا ہو، ان سے مشاورت کی ہو، میں اس چیز کو بھی Appreciate کرتا ہوں کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے سب کو بلایا، ان سے مشاورت کی، اس دفعہ ہم دیکھتے ہیں، اے ڈی پی میں تقریباً ہر ضلع کے لئے اس میں روڈ سیکٹر میں پیسے رکھے ہوئے ہیں جو کہ بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، لوگوں کو آمدورفت کی بہتر سہولت کے لئے۔ جناب سپیکر، سیاحت کا فروغ جو ہماری پارٹی کا منشور ہے، جب سے ہماری حکومت آئی ہے، اس کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن میں صرف یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ایسی جگہ جو

Unexplored ہے،اس کو توجہ دینی چاہیئے، ہماری Already جو جگہیں ہیں، جس طرح نتھیا گلی ہے، کاغان ناران ہے، سوات ہے، وہاں پہ ٹورازم کا زیادہ رش بنتا ہے، ہمارے صوبے میں الحمد للہ بہت خوبصورت خوبصورت جگہیں ہیں،ان کو اس پروگرام میں شامل کرنا چاہیئے۔جناب سپیکر، میں آخر میں یہ بات کروں گا کہ پانی چونکہ ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے، پانی کے بغیر کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا،اس بجٹ میں بھی ہماری حکومت نے آبنوشی کی سکیموں کے لئے خاطر خواہ بجٹ رکھا ہوا ہے لیکن میری گزارش یہ ہو گی،ابھی ہمارے منسٹر صاحب ہے نہیں کہ وہ Need basis پہ ان کی تقسیم کریں کہ جہاں پہ پانی کی زیادہ ضرورت ہے وہاں پہ زیادہ فنڈ Allocate کریں۔ میرے خیال میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا،اور پوائنٹس تھے لیکن میں وائنڈاپ کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>:.Thank you very much آپ نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ جناب عبدالکبیر خان، جناب محبوب شیر صاحب۔

<u>جناب محبوب شیر</u>:اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ **ایاک نعبد و ایاک نستعین۔** شکریہ جناب سپیکر:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور شاہیں کا جہاں اور

جناب سپیکر، بجٹ پہ بات ہو رہی ہے، کے پی اسمبلی میں 26-2025ء کا بجٹ پیش بھی ہوا، بجٹ بہت متوازن، عوام دوست اور بہترین تھا، ہم اس بہترین بجٹ پہ سی ایم جناب علی امین گنڈاپور صاحب اور اس کی کابینہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے صوبے میں ٹیکس فری بجٹ دیا، کسی بھی مد میں اس نے ٹیکس نہیں لگایا مگر دوسری طرف اگر وفاق نے جو بجٹ پیش کیا،اس میں ہر مد میں ٹیکس لگایا، پٹرول میں، گیس میں، بجلی میں، سب کچھ پر ٹیکس لگایا مگر۔۔۔۔

(اذان عصر)

<u>جناب محبوب شیر</u>:جناب سپیکر، میں بعد میں بجلی کی بات کروں گا، ہمارا صوبہ تیس فیصد بجلی پیدا کرتا ہے، ہمارے صوبے کی ضرورت کتنی ہے؟ دس پرسنٹ مگر وفاق ہمیں چار پرسنٹ بجلی دیتا ہے جو کہ ناکافی ہے، ہم ڈیڑھ روپے فی یونٹ وفاق کو بجلی دیتے ہیں، واپس وفاق ہمیں پینسٹھ (65) روپے پر فی یونٹ بیچ دیتا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے۔ بدامنی بھی کے پی میں ہو رہی ہے، دہشت گردی بھی کے پی میں ہو رہی ہے،

کے پی کے کے لوگ دہشت گردی کا سامنا بھی کر رہے ہیں مگر وفاق کی طرف سے جو بجٹ میں حصہ دیا گیا ہے، وہ صرف اور صرف پچپن (55) کروڑ روپے، جناب سپیکر، یہ بہت دکھ اور درد کی بات ہے، صرف اور صرف کے پیکو اس نے چودہ پرسنٹ دیا، بلوچستان کو نو (9) پرسنٹ اور پنجاب جو مالا مال ہے، اس کو اکاون (51) پرسنٹ اور سندھ کو تریالیس (43) پرسنٹ بجٹ دے دیا جو زیادتی پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ وفاق نے 2024-25ء کے دوران ضم اضلاع کے لئے تین سو پچاس (350) ارب رکھے تھے، ادا کرنا تھے مگر اس نے دس مہینوں میں صرف تراسی (83) ارب روپے دیئے، باقی دو سو پینسٹھ (265) ارب روپے ابھی بھی ادا کرنے ہیں جس کی وجہ سے ضم اضلاع میں ترقی کی دوڑ ماند پڑ گئی ہے۔ جناب سپیکر، وفاقی حکومت نے ضم اضلاع پہ ٹیکس لگایا جو کہ بہت ظلم ہے، ہم اس کے خلاف ہر فورم پر آواز اٹھائیں گے، وفاقی حکومت نے ہمیں دیا کیا ہے جو نئے ٹیکسز لگائے جا رہے ہیں؟ اگر وفاقی حکومت کی نظریں ہمارے وسائل پر ہیں تو یہ اس کی بھول ہے۔ میں نے چند باتیں بجٹ پر کر دیں اور صوبے کا بجٹ بہت بہترین بجٹ ہے، تعلیم، ایجوکیشن کی مد میں پنجاب جو مالا مال صوبہ ہے، اس نے چھتیس اعشاریہ پانچ (36.5) پرسنٹ بجٹ میں سے، ستائیس (27) پرسنٹ دے دیا مگر کے پی نے چھتیس اعشاریہ پانچ (36.5) پرسنٹ بجٹ میں دے دیا جو اس کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ پنشن میں کے پی نے سات پرسنٹ اور پنجاب نے پانچ پرسنٹ، جو بہت کم ہے۔ جناب سپیکر، میں بجٹ کے علاوہ اپنے حلقے کے لئے کچھ تجاویز رکھنا چاہتا ہوں، بجٹ کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہوں گا کیونکہ ایک بہت متوازن اور عوام دوست بجٹ ہے، میرا حلقہ تعلیم کے لحاظ سے بہت پسماندہ ہے جس میں خاص کر اساتذہ کی بہت کمی ہے، لہذا ایٹا ٹیسٹ میں میرٹ کو کم کر کے میرے حلقے کے لوگوں کو ترجیح دی جائے۔ صحت کی مد میں میرے حلقے کے چند بی ایچ یوز Non functional ہیں، ان کو Functional کرنا چاہیئے۔ میرے حلقے کا زیادہ تر حصہ پہاڑوں پر مشتمل ہے، جہاں زیر زمین پانی کی سطح بہت تیزی سے نیچے جا رہی ہے، پانی بہت مشکل ہے، لہذا بجٹ میں سمال ڈیم، چیک ڈیم (چھوٹے بند) اور صاف پانی کے لئے میرٹ پر ہر حلقے میں خاطر خواہ رقم رکھی جائے۔ میرے حلقے میں ورسک ڈیم بنا ہوا ہے، مہمند ڈیم بن رہا ہے، ضم اضلاع کو صرف دو گھنٹے کے لئے بجلی دی جا رہی ہے جو سراسر ظلم ہے، اکثر علاقوں میں لائنیں بھی نہیں ہیں، اس جدید دور میں ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اسی علاقوں میں لائنیں بچھا دی جائیں۔ میرا ضلع معدنیات کے ذخائر سے مالا مال ہے جن میں قیمتی پتھر نیفرائٹ، کرومائٹ اور ماربل وغیرہ موجود ہیں لیکن ان معدنیات سے ہمارے حلقے کے عوام کے لئے کوئی

فائدہ نہیں ہے، لہذا ان کا کچھ حصہ یہاں کے عوام پر لگنا چاہیئے، جیسے صحت، تعلیم، پانی اور سڑکوں کی تعمیر پر۔ ضلع مہمند میں پولیس اور لیویز فورسز نے بہت قربانیاں دی ہیں، لہذا پولیس اور لیویز کے لئے "سپیشل ہارڈ ایریا الاؤنس" دیا جائے۔ میرے حلقے کے زیادہ تر لوگوں کا پیشہ مال مویشی پالنا ہے لیکن وہ ویٹرنری سنٹر (CVD(Civil Veterinary Dispensary کی بہت کمی ہے، لہذا اس مد میں میرے حلقے کو Facilitate کیا جائے۔ میرے حلقے کی دو تحصیلیں یکہ غنڈ اور امبار جو زراعت کے لحاظ سے بہت مالا مال ہیں، خاص کر امبار کا کریلہ بھی بہت مشہور ہے، وہ باہر کے ملکوں میں ایکسپورٹ بھی ہو رہا ہے مگر اکثر میں بات کر رہا ہوں، سر لڑ ہر وڈ کی، میں نے سی ایم کے سامنے میں بھی یہ آواز اٹھائی ہے، منسٹر صاحب کو بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے پیسے ریلیز کئے جائیں، اس پر Water pond بھی ہو چکا ہے، ابھی تک وہ ایسا ہی خستہ حالی کا شکار ہے، اس لئے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کے لئے جلد از جلد پیسے ریلیز کئے جائیں۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ کل ان شاء اللہ وتعالیٰ، میں ایک بات کر رہا ہوں کہ کل ہم کٹ موشنز لیں گے۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، ابھی تو رہتے ہیں، ابھی ہماری حکومتی بینچوں کے بہت سارے لوگ رہتے ہیں، آپ کو آخر میں نمونے کے لئے رکھا ہوا ہے کہ ایک آخر میں رہے تو کٹ موشنز پہ چوبیس (24) تاریخ کو بجٹ کی منظوری کے لئے ہم جائیں گے، اے جی صاحب، خان بتائیں گے تو جائیں گے ناں، Oath condition تو Stands there، اس کے بغیر کام نہیں ہوتا ہے، تو وہاں سے اجازت آئے گی تو ہم ان شاء اللہ وتعالیٰ چوبیس تاریخ کو منظوری کے لئے، اس لئے بعض میرے آنریبل ممبرز کے ذہنوں میں Confusion تھی کہ شاید کل ہم اس کے لئے جا رہے ہیں، کل تو کٹ موشنز ہیں، منظوری کے لئے ان شاء اللہ چوبیس تاریخ کو جائیں گے، وہ مشروط ہے Already، وزیر اعلیٰ صاحب جناب خان صاحب سے ملیں گے، وہاں سے Approval ہو گی تو پھر ہم ان کی Approval کے بعد۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، منظوری نہیں ہو گی، پھر جو اوپر سے آرڈر آئے گا اس کے مطابق ہو گا۔ جناب ہمایوں خان، ابھی تو موجود تھے، اچھا جناب فتح الملک ناصر خان کا مائیک On کریں۔

جناب فتح الملک علی ناصر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے میں اپنی صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایک عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے، ایک سو ستاون (157) بلین سرپلس بجٹ آیا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی کافی بہت اہم چیزیں ہیں جن کے بارے میں کسی نے ابھی تک بات نہیں کی ہے، اس پریویس مالی سال میں ہمارے صوبے میں لیٹریسی ریٹ زیادہ ہوگیا ہے، ابھی Fifty five percent تک پہنچا ہے، Immunization کا جو ریٹ ہے اس صوبے کا، وہ Ninety percent تک پہنچا ہے، And these are things to be very proud of، کیونکہ میں چترال سے تعلق رکھتا ہوں، PK-02 Lower Chitral کا نمائندہ ہوں اور جو ٹیکس نہیں لگایا ہے، صوبائی حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں، اس کا میں خیر مقدم کرنا چاہتا ہوں، اس کی ایک Base بھی ہے، ٹیکس دینا بہت اچھا کام ہے، ہمارے ملک کے لئے دینا چاہیئے لیکن جو ہمارا ملاکنڈ ڈویژن ہے، اس میں جو اضلاع آتے ہیں، ان میں سے جو پہلے تین ریاستیں تھیں، دیر، سوات، چترال اور ایک قبائلی علاقہ ملاکنڈ کا، اس کی جو تین ریاستیں تھیں، دیر، سوات، چترال یہ Merged کی گئی تھیں، اس ٹائم این ڈبلیو ایف پی میں یحیٰ خان کی ملٹری ڈکٹیٹر شپ کے دوران ایک Presidential Ordinance کے Under یہ Merged کی گئی تھیں، کوئی بھی عوامی حکومت نے، کوئی بھی ڈیموکریٹک حکومت نے ان ریاستوں کو Merged نہیں کیا تھا، ایک ڈکٹیٹر شپ نے Merged کیا ہے، باقی پاکستان کی جو ریاستیں تھیں، جس طرح بہاولپور ہے، خیرپور، قلات وغیرہ، ان سب کا Merger agreement ہوا تھا لیکن ہمارا Merger agreement نہیں ہوا ہے، اس لئے ٹیکس ہم نہیں دیں گے۔ ابھی بھی وفاقی حکومت نے کوئی ٹیکس لگایا ہے ہم پہ، ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں، ہم ٹیکس دینے کے لئے ملاکنڈ ڈویژن میں تیار نہیں۔ دوسری بات آتی ہے Climate change کی، ہمارے کھووار زبان میں ایک کہاوت ہے، مطلب ایک برف کے تودے سے بچ کر پھر سیلاب میں ڈوب جانا، ہمارا علاقہ ہی ایسا ہے کیونکہ وہاں پہ موسم کی جو شدت ہے، اس کے جو پہاڑ ہیں، کافی Unstable رہتے ہیں، ذرا سی بھی اگر برف باری یا بارش ہو تو سارے پہاڑ نیچے آتے ہیں، اس Climate change کی وجہ سے اور بھی Exasperate ہو رہا ہے، اس وجہ سے ہمارا جو سارا آبپاشی کا نظام ہے وہ ہر سال خراب ہوتا ہے، جتنا بھی ہمارا روڈ انفراسٹرکچر ہے، وہ بھی ہر سال Damage ہوتا ہے، اس لئے میں سی ایم صاحب اور صوبائی حکومت کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کافی Large sum allocate کی

ہمارے چترال اپر اور لوئر کے لئےFor the rehabilitation of road infrastructureاور ایریگیشن کے لئے بھی، ایریگیشن کے لئے یہ بہت ہی اہم چیز ہے، اتنی زیادہ فنڈنگ کبھی ایریگیشن کے لئے ہمارے ڈسٹرکٹ میں کبھی کسی نے پہلے نہیں دی ہے، اس کا میں بہت شکر گزار ہوں۔ اس کے علاوہ اے ڈی پی میں ہمارے لئے ایک سپورٹس کمپلیکس Reflect ہوا ہے، ایک Heritage center reflect ہوا ہے، ہمارے چترال کے لوگ جو ہیں، ہم سپورٹس میں بہت آگے ہیں، کافی ٹائم دیتے ہیں، سپورٹس کے لئے بہت شوق رکھتے ہیں اس میں دوسرا جو ہمارے چترال کی ثقافت ہے، چترال کی ثقافت جو ہے، خوبصورت علاقے ٹورازم کے لئے اس صوبے میں بہت ہیں، مانسہرہ بھی خوبصورت ہے، سوات بھی خوبصورت ہے لیکن جوUnique cultural heritage ہمارے چترال کا ہے، وہ اور کسی ضلع میں نہیں ہے، ہمارا جو ڈسٹرکٹ لوئر چترال، یہاں پہ گیارہ زبانیں بولی جاتی ہیں، Eleven distinct languages are spoken there,. making it one of the most linguisticallydiverse places in the World،اس کوCelebrate کرنے کے لئے یہ جو Heritage center بن رہا ہے، یہ بہت ہی ایک ویلکم چیز ہے، اس کے بارے میں بھی میں بہت شکر گزار ہوں لیکن میں ایک اور چیز کہنا چاہتا ہوں،Climate change کے لحاظ سے جو چیزیں ہمیں مل رہی ہیں، یہ انفراسٹرکچر کے لئے جو چیزیں ہیں، ایریگیشن کے لئے جو چیزیں ہیں، یہ ایک قسم کے Maintenance and rehabilitation funds ہیں، اس میں کوئی مطلبWide scaleچیز نہیں ہے،Ministry of Climate Change کو ایک بڑا فنڈ رکھنا چاہیئے، ان چیزوں کے لئے Climate changeکے لئے اور These should be handled by the Ministry of Climate Change، ہمRelief, Rehabilitation، سی اینڈ ڈبلیو اور ایریگیشن کو حوالہ کرتے ہیں، یہ کام اصل میںClimate Change Ministryکا ہے، اس پہ کوئی قانون سازی ہونی چاہیئے۔ پھر اس کے بعد یہ چیزیںIncludeہوئی ہیں لیکن ہیلتھ کے حوالے سے میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارا ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل لوئر چترال وہExcludeکیا گیا ہے اس اے ڈی پی میں سے، جو چترال کا ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے وہ صرف چترال کو نہیں وہ اپر چترال کو بھیCoverکرتا ہے، سارے اپر چترال کے جوPatientsہیں، وہ لوئر چترال ریفر ہوتے ہیں، باقی افغانستان سے بھی آتے ہیں، نورستان سے، کنڑ سے بھی لوگ ہمارے ہسپتال میں آتے ہیں، اس کا جوRevamping یا جو اپ گریڈیشن وہ انتہائی اہم ہے، میں ریکویسٹ کرتا

ہوں، ابھی بھی ٹائم ہے، اس کو صوبائی اے ڈی پی میں ڈالا جائے۔ اسی طرح ارندو روڈ، ارندو تحصیل جو ہمارا جنوبی علاقہ ہے ڈسٹرکٹ لوئر چترال کا، وہاں پہ روڈ کا نظام بالکل خراب ہے، ہم اس کی بہت کوشش کر رہے تھے کہ اے ڈی پی میں شامل ہو، وہ نہیں ہوا اور ارندو Geo-strategically انتہائی اہمیت رکھتا ہے، اس کے ساتھ افغانستان کے دو صوبوں کا بارڈر لگتا ہے، کنڑ اور نورستان کا، وہاں پہ مطلب سیکیورٹی سیچویشن بھی اتنی اچھی نہیں ہے، اگر اس کا روڈ بنے اور Access بہتر ہو ارندو کے لئے، تو ارندو کے لوگوں کے لئے خوشحالی آئے گی، اس میں یہ ہے کہ سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی بہتری آئے گی اس علاقے میں، اور In the end میں Conclude کرنا چاہتا ہوں،

With a statement for the International Community, the Leader of the largest and most popular political party in Pakistan, Imran Khan remains in prison and he is languishing in prison on trumped-up, baseless allegations and I would consider it a stain on the collective conscious of the World, for as long as Imran Khan remains in prison. Thank you, Mr. Chairman.

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر، اپنے چیمبر تشریف لے گئے)

(اور جناب عبیدالرحمان مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

(تالیاں)

جناب عبیدالرحمان (مسند نشین): شکریہ جی، حمیدالرحمان صاحب۔

جناب علی شاہ: چیئرمین صاحب، میں ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں، مجھے موقع دیجیئے گا۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، اس طرح ہے ناں کہ آج بحث کی Last date ہے، اس لئے پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم کوئی بھی نہ لے ناں، جتنا مختصر ہو، ٹھیک ہے آپ کی تو صرف ایک تیس سیکنڈ کی بات ہوگی، زیادہ تو نہیں، آپ نے کل بات کی تھی۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): علی شاہ صاحب، آپ نے کل تفصیل سے بات کرلی تھی ناں۔

جناب مسند نشین: جی سجاد صاحب، یہ کل والی اس پہ وضاحت مانگ رہے ہیں۔

جناب حمیدالرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں اسرائیل کا ایران پر حملے کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور ایران سے یکجہتی کا اظہار کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں، پہلے تو میں اپنے وزیراعلیٰ صاحب، تمام اراکین اسمبلی اور وزراء

صاحبان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اس متوازن بجٹ پیش کرنے پر، میں اس بجٹ کو بہت اہم اور ضروری سمجھتا ہوں، 26-2025ء کے اس بجٹ سے خیبر پختونخوا کو آگے بڑھنے کا موقع ملے گا، اس سے ہمارے غریب عوام کو فائدہ ملے گا کیونکہ اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا، اس بجٹ میں صحت، ایجوکیشن، زراعت، مواصلات، روزگار اور معیشت کے لئے کثیر رقم مختص کی گئی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ یہ بجٹ صوبے کے لئے بہترین نتائج لائے گا، ہم سب مل کر اپنے صوبے کو آگے لانے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جی، سجاد صاحب۔

جناب علی شاہ: زه پهلا د وه منټه خبره کوم بیا به د وئ جواب را کړي۔

جناب مسند نشین: شاه صاحب، ستاسو خبرې د وئ پرون اوریدلې دی کنه، هغوی به جواب د رکړي۔

جناب علی شاہ: زه خپلو خبرو کښې څه نورې خبرې Add کول غواړم، بس یو منټ له مائیک On کړئ----

جناب مسند نشین: نن خو غصه نه ئې کنه، نن خو به په سُر کښې ئې، نن برابر ئې، صحیح د ه، ٹھیک د ه۔ علی شاه صاحب کا مائیک On کریں-

جناب علی شاہ: ما پرون خبره کړې وه، زما په حلقه کښې د وه تحصیلونه دی، ما د خوازه خیلې باره کښې خبره کړې وه خو یو بله خبره رانه پاتې شوې وه نو زه غواړم چې په دې یو منټ کښې خبره اوکړم، مشیر خزانه هم موجود د ے، هغوی به ئے هم واوري----

جناب مسند نشین: علی شاہ صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب علی شاہ: تھینک یو جناب چیئر مین صاحب، بڑی مہربانی۔ میں سب سے پہلے کنڈی صاحب کا، مولانا صاحب کا اور مخدوم صاحب تو چلے گئے، وہ مجھے بہت پسند ہیں، اس کی زبان جو ہے، باتیں وہ بہت میٹھی ہیں، میں نے ان کو زبردستی کل بٹھایا تھا، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ بیچارے جا رہے تھے لیکن میں نے زبردستی بٹھایا، اس طرح آپ کا بھی شکریہ ادا کر رہا ہوں، مجھے غصہ آتا ہے، ایسا نہ ہو، کبھی میں چیزوں کو الٹ پلٹ کرتا ہوں، کل تو میں ٹھیک تھا۔ (تالیاں) اس طرح ہے، خٹک صاحب، Sorry میجر صاحب وہ

بیٹھے ہیں، کل لوگ کہہ رہے تھے، یہ میجر اسمبلی میں کیا کر رہا ہے؟ لیکن یہ ہمارے آنریبل ایگریکلچر منسٹر ہیں، آپ نے جو ذمہ داری لی تھی، اس کا مجھے جواب دے دیں، بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ چیئرمین صاحب، سب سے پہلے میں اپنے محترم ممبر صاحب سے ایک گلہ میرا یہ ہے کہ انہوں نے کل تقریر کرتے ہوئے یہ بات کی تھی کہ آگے میرے مشیر صحت بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہمارے سوات کے داماد ہیں، وہ ہمیں اچھے لگتے ہیں، بڑا اچھا کام کر رہا ہے، ہمیں یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے کونسا ایسا کام سوات میں کیا تھا یا صرف داماد ہی ہے، اس وجہ سے اچھے لگ رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں، میجر کیا کر رہے ہیں؟ احمد صاحب کہہ رہے ہیں، اسمبلی میں Elected Member ہوں، PK-98 Karak-II کا اور ایگریکلچر کا منسٹر ہوں، پاکستان تحریک انصاف پارٹی ہے، ہمارے قائد جو وفاق کی علامت بھی ہیں پاکستان میں، پارٹی اس وقت فیڈریشن کی نشانی ہیں۔ جہاں تک ایم پی اے صاحب جو ضمانت کی بات کر رہے ہیں، بات یہ تھی کہ ان کا ایک روڈ ہے، سی اینڈ ڈبلیو کے مشیر صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ھلکه! سهیل خه شو؟ اچھا، تو وہ ہوا یہ تھا کہ کچھ لوگ Agitate کر رہے تھے، سی ایم صاحب نے اس کے لئے غالباً تیس کروڑ روپے فنڈ بجٹ میں مختص کیا ہوا ہے، اس کی چوکیداری ہم کر رہے ہیں کہ وہ تیس کروڑ جو مختص کئے گئے ہیں وہ اسی طرح Maintain رہیں اور ان شاء اللہ تیس کروڑ میں آپ لوگوں کا کام بن جائے گا، پھر بھی اگر نہ ہوا تو ہم دوبارہ سے اس پہ بات بھی کریں گے، Proposal جمع کرائیں گے اور Ensure کرائیں گے ان شاء اللہ، آپ کی جو خواہشات اور جو آپ لوگوں کا معیار ہے، جو چاہتے ہیں، اسی کے مطابق فنڈ آپ کو مل جائے گا، اگر تیس کروڑ کم ہیں تو وہ بھی بتا دیں، وہ بھی ہم پھر سے Proposal نئی دے دیں گے، Accordingly اس کو اتنا Increase کریں گے جتنا آپ لوگوں کا ڈیمانڈ ہے تاکہ وہ روڈ بن جائے، کافی عرصے سے غالباً 2021ء ہے کہ پتہ نہیں کب سے، 2022ء میں آپ لوگوں کا وزیر اعلیٰ آپ کے اپنے علاقے کا تھا، ان کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس کو اتنا پینڈنگ چھوڑتے لیکن ہم کوشش کریں گے، جس طرح آپ کہہ رہے ہیں اسی طرح ہی ہو جائے، ٹھیک ہے، مطمئن ہیں؟ لیکن نوٹس تو آپ مجھے نہ دیں، آپ مجھے نوٹس دے رہے ہیں یار۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب مسند نشین: جی، علی شاہ صاحب۔

جناب علی شاہ: دو منٹ کے لئے، جناب چیئرمین صاحب، اگر کل ہاؤس میں کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں معافی چاہتا ہوں، آنریبل منسٹر صاحب نے میرا مسئلہ حل نہیں کیا، تیس کروڑ روپے تو مجھے دیئے گئے ہیں لیکن اس میں Land compensation ninety crore ہے تو According to law, according to rule کیا اس طرح ہوتا ہے؟ Half روپے آپ کو دینا ہوں گے تو Half اس کا پینتالیس کروڑ بنتا ہے، پندرہ کروڑ روپے اس میں سی ایم صاحب میرے ساتھ اسلام آباد میں Agree بھی ہوا تھا، پھر سی اینڈ ڈبلیو منسٹر بھی Agree ہوا تھا لیکن پتہ نہیں کہ میری بدنصیبی سے کسی نے وہ پندرہ کروڑ روپے کاٹ دیئے، ابھی میں کیا کروں، اپنی زمین بیچ کر اس میں لگاؤں؟ اگر حکومت نہیں دیتی، وہاں پر تو لوگ مجھے نہیں چھوڑ رہے، روڈ وہ لوگ Demolish کر رہے ہیں، کروڑوں کا روڈ ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے باغات ختم ہو گئے۔ اس طرح چیئرمین صاحب، دوسری، وہ حلقہ جو دو تحصیلوں پر مشتمل ہے، ایک خوازہ خیلہ، ایک چار باغ، اس میں خوازہ خیلہ تحصیل والے مسئلے میں نے کل بیان کئے تھے لیکن چار باغ میں کچھ غصہ ہوا تھا، پھر سیشن Postponed ہوا، ختم ہوا۔۔۔۔

مسند نشین: وہی غصے نے کام دکھایا ناں، اس خوشی میں آپ بول رہے ہیں۔

جناب علی شاہ: اس وجہ سے سب کچھ ہو گیا۔ اس طرح ہے چیئرمین صاحب، میری تحصیل چار باغ میں کوئی بھی کالج نہیں ہے، نہ بوائز کا ہے نہ گرلز کا ہے، سی ایم صاحب نے منسٹر صاحب کو اسلام آباد میں کہا تھا، میں جیل میں تھا کہ اس تحصیل میں آپ کو کالج بنانا ہو گا، چار باغ تحصیل بڑا علاقہ ہے، مالم جبہ سے لڑکیاں اور لڑکے آکر جو دریا کے کنارے تک ایک کلو میٹر روڈ ہے، چار باغ کے لئے میں نے کہا تھا، منسٹرز صاحبان نہیں ہیں تو ان سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے حلقے میں یہ دو کالجز، ایک بوائز کا ایک گرلز کا تحصیل چار باغ میں شامل کریں، دو تین دن رہ گئے ہیں۔ اس طرح چیئرمین صاحب، میں توجہ چاہتا ہوں، ہماری ریاست کے زمانے کی ایک نہر ہے، چار باغ میں خیری والا اس کو کہتے ہیں، جب پاکستان میں ہم بدنصیبی سے شامل ہو گئے تو وہ بند ہو گئی ہے، وہ جاری نہر بند ہو گئی ہے، اس طرح ہے کہ میں نے ایک ہفتہ قبل اپنی جیب سے پیسے ان کو دے کر Excavator لا کر کچھ پانی اس میں چھوڑ دیا ہے لیکن میں Honorable Minister for Irrigation کو کہتا ہوں کہ اس کو اے ڈی پی میں شامل کریں، اس کو فنڈ دیں، اس کے بعد نمبر آتا ہے سکولوں کے، میرے جو سکولز ہیں، وہاں پر چار باغ تحصیل میں دکوڑک ایک گاؤں کا نام ہے، وہاں پر پرائمری سکول ہے، وہ میرے خیال میں حیات آباد کی طرح اتنا بڑا گاؤں ہے، گرلز کا پرائمری

سکول ہے، تو وہ بیچارے پرائمری پڑھ کر پھر وہ نہیں جا سکتے ہیں، اس کو اپ گریڈ کرنا تھا، میں نے منسٹر صاحب کو کہا تھا، پھر وہ ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ بیٹھتے نہیں، اس طرح بوائز کالج جو وہاں پر دکوڑک گاؤں میں وہ مڈل ہے، اس کو ہائی کرنا ہے، عالم گنج کے لئے میں نے اپنے ڈیمانڈ میں ان کو دیا ہے، عالم گنج گرلز سکول اس کو ہائی کرنا ہے، اس کو فنڈ دینا ہے، وہ ہائی ہوا ہے لیکن فنڈ اس کو نہیں دیا جارہا ہے۔ اس طرح پرائمری سکول بھی ہے۔ میری تحصیل چار باغ میں دو بی ایچ یوز ہیں، ایک چار باغ کا ہے، ابھی تک بی ایچ یوز، اس زمانے میں، اتنا بڑا علاقہ، اتنی بڑی آبادی، ابھی تک وہ بی ایچ یوز ہے، بی ایچ یوز کو ابھی ٹی ایچ کیو بنادیا گیا ہے لیکن میں آنریبل منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کا نوٹیفکیشن جلدی جاری کریں، اس میں جو Medical equipments لگتے ہیں، اس کو دیں۔ اس طرح گلی باغ بی ایچ یوز اس کو آر ایچ سی کرنا ہے، میں نے اپنے ڈیمانڈ میں سی ایم صاحب کو کہا تھا، یہ میری معروضات ہیں، بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ بھی میرے ساتھ شامل ہو جائیں، اچھی بات ہے، اگر ہمارا کام ہو جائے۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ مسٹر زرشاد خان، ٹائم کا خیال رکھیں، پانچ منٹ سے زیادہ نہ بولیں، بندے زیادہ ہیں، ان کا نام ہے؟

جناب زرشاد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب مسند نشین: ټولو ته به ملاؤ شی لږ صبر او کړئ، ټهیک شوه جی۔

جناب زرشاد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ بجټ حوالې سره نن ملګرو تجاویز ورکړل، په بجټ خبرې شروع دی، بجټ حوالې سره خو به دا اوو وایم چې زمونږه صوبې د خپلو وسائلو نه چې کوم سرپلس بجټ ورکړو، ټیکس فری بجټ ئے ورکړو او بیا خصوصاً د خپلې حلقې حوالې سره به اوو وایم چې زما په حلقه کښې تحصیل هسپتال نه وو، ټائپ ډی، تقریباً پندره سال نه زمونږ تحصیل کا ټلنګ ته د تحصیل درجه ملاؤ شوې وه خو په هغې کښې تراوسه پورې د تحصیل هیډ کوارټر هسپتال نه وو، زه د وزیر اعلیٰ صاحب او د ایډوائزر صاحب شکریه ادا کوم چې زما د تحصیل یوه دیرینه مطالبه هغوی حل کړه او زما تحصیل له ئے د تحصیل هیډکوارټر درجه ورکړه او بل د کوهی بی ایچ یو

چې هغه آر ایچ سی ته ورکړے شو، بل د کاټلنګ بائی پاس د پاره چې کوم سی ایم trumped-upصاحب وعده کړې وه، الحمدلله بجټ بک کښې شامل شوے دے، د کاټلنګ بونیر روډ چې کوم غټ سکیمونه ئے مونږ ته راکړل، زه د خپل صوبائی ګورنمنټ، د وزیر اعلیٰ صاحب او د هغوی د ټیم شکریه ادا کوم چې دومره بهترین بجټ ئے پیش کړو خو بجټ حوالې سره زه خپل یو تجویز ورکوم، کله چې سی ایم صاحب د مردان دوره کړې وه نو مردان دوره کښې هغه زمونږ سره د کاټلنګ اکنامک زون باندېAgree شوے وو چې یره کاټلنګ اکنامک زون به مونږه دې اے ډی پی کښې شاملوؤ، کوم چې چار سو اکتهر (471) ایکړ زمکه ده، زمونږ سره زمکه ده او د ګورنمنټ زمکه ده، فری حکومت ته ملاویږی، بالکل د موټر وے سره متصل ده، د ملاکنډ تهری پاور هاؤس نه پانچ چه کلو میټر کښې ده، د پیهو زمونږ سره چې کوم پاور هاؤس دے، دوه درې کلو میټره د هغې سره ده، مونږه وایو که د کاټلنګ اکنامک زون په اے ډی پی کښې شامل شو نو زمونږه د مردان او د ملاکنډ خلق، تقریباً دس پندره هزار خلق به په روزګار شی او د هغې سره به خلقو ته روزګار هم ملاؤ شی او په علاقه کښې به یو صنعتی ترقی هم راشی۔ نو زما دا تجویز دے، مزمل صاحب ناست دے، چې کاټلنګ اکنامک زون دې په دې راروانه اے ډی پی کښې شامل کړے شی۔ بل زمونږ بائزئی ایریګیشن سکیم د ډیر وخت نه چې هغه تر اوسه پورې مکمل فعال شوے نه دے، په هغې کښې د ایریګیشن حوالې سره او د ایګریکلچر ډیپارټمنټ زمونږ منسټر صاحب ناست دے، هغوی ته هم دا خواست کوم چې په دې بجټ کښې د ایریګیشن بائزئی د پاره خصوصی بجټ کیښودے شی، که هغه د واټر چینلو د پاره وی که نور څه کمے وی خو چې عوامو ته د هغې ثمرات او فائده اورسی، ځکه تر اوسه پورې ډیرو خلقو ته د هغه بائزئی ایریګیشن فوائد اونه رسیدل، مونږ وایو چې په دې بجټ کښې خصوصی د هغې د پاره پیسې کیښودلې شی، که هغه د ایګریکلچر ډیپارټمنټ نه وی که د ایریګیشن نه وی، چې عوامو ته د هغې فائده اورسی۔ دویمه خبره د لوډشیډنګ حوالې سره به اوکړم، د لوډ شیډنګ مسئله خو د ټول کے پی ده خو زه به کاټلنګ او د مردان حوالې سره خبره اوکړم چې زمونږه علاقه تقریباً په هر فیډر باندې پندره، اتهاره

او بیس گھنټې لوډشیډنګ دے، چونکه د بجلئی پیداوار زمونږ د صوبې دے، زمونږ صوبه د خپل ضرورت نه زیاته بجلی پیدا کړی، مرکز له ئے ورکړی او مرکز هغه بجلی مونږ باندې بیا په ګران ریټ باندې خرڅوی او بیا دا خبره کوی چې یره په کے پی کښې غلا ده، د هغې په وجه لوډشیډنګ دے، زما په خیال دا کوم ریټونه چې تاسو د بجلئی د یونټ مقرر کړی دی، ستر روپئی فی یونټ، دا خو د غریب سړی د وس کار نه دے، تاسو غریب سړے مجبوروئ چې دے دې غلا اوکړی ځکه چې تاسو آئی پی پی سره کومې معاهدې کړې دی، د هغه غټو خلقو چې د هغوی جیبونه ډک شی، هغوی ته فائده اورسی، نو تاسو ته دا خواست کوؤ چې تاسو په دې قوم باندې رحم اوکړئ، د دغه لږو خلقو فائدې ته مه ګورئ، غریب سړے په کور کښې یو پهنکے لګوی او یو بلب لګوی، هغه ته چې کوم دے هغه ریلیف نه ملاویږی کوم چې زمونږ د صوبې پیداوار دے، مرکز ته لاړ شی، مونږ ئے په درې څلور روپئی یونټ تیار کړو، هغوی ئے په مونږ باندې په ستر روپئی یونټ خرڅوی او بیا وائی چې Line losses دی او Recovery نشته، مونږ دا وایو چې تاسو زمونږ مرکز ته کومې پیسې د رپورې دی او مونږ له ئے راکوی نه، د دې په متبادل کښې په مونږ باندې لوډشیډنګ ختم کړی او دغه پیسې دې په هغه لوډشیډنګ کښې کوم چې دوئ ته Line losses دی، د هغې نه دې کټ کړی، خو مونږ ته دې خپل عوامو ته او دې کے پی ته او بیا زما د کاټلنګ خلقو ته دغه ریلیف ملاؤ شی۔ بله خبره د ایران حوالې سره به اوکړم چې اسرائیل د دنیا یو لوئے دهشت ګرد ملک دے، زمونږه په یو مسلمان ملک باندې چې هغه کومه حمله کړې ده، په ایران باندې، د هغې بهرپور مذمت هم کوؤ خو مونږه دا اورو چې د مسلمان او د امت مثال دا د یو بدن دے، که د بدن په یو حصه کښې تکلیف وی ټول امت ته به تکلیف وی، تاسو وینئ چې دغه د ګریټر اسرائیل په کومه منصوبه باندې هغوی کار شروع کړےدے، د غزا مسلمانانو هیچا تپوس اونکړو، په عالم اسلام کښې داسې لیډر نه وو چې د هغوی د پاره ئے آواز اوچت کړے وے، د عراق، فلسطین، لیبیا اوس هغه جنګ زمونږه بارډر ته رااورسیدو چې په ایران باندې حمله اوکړے شوه، که مونږه مسلمانان کوم چې امت دے، مونږ یو نه شو په دې موقع باندې نو دا هم وایم چې دا جنګ د پاکستان

بارډ ر ته رااورسیدو، دویم نمبر ورپسې بیا د پاکستان دے، مونږ دا وایو چې په دې موقع د پاکستان د قوم د طرف نه د دې حکومت د طرف نه دا سې یو مضبوط آواز ورکړے شی، صرف By name نه چې یره مونږ د دوئ سره ولاړ یو، د دې مذمت کوؤ چې باقاعده د ایرانی قوم د ایرانی حکومت ملګرتیا اوشی، که هغوی ته فوجی مدد پکار وی، که هغوی ته هر څنګه مدد پکار وی چې هغوی سره سنګ په سنګ اودریږی او دغه اسرائیل رامنع کړی۔ (تالیاں) کوم چې په عالم اسلام کښې د اسلام د پاره یو مضبوط آواز وو، چا چې به د فلسطین د پاره آواز اوچتولو او چا چې به د پاکستان او د عالم اسلام د پاره آواز اوچتولو، هغه سړے نن پابند سلاسل دے، عمران خان، کاش چې هغه وے، نن به هغه د اسلامی دنیا نمائندګی په ښه طریقې سره کړې وه خو زما په خیال Regime change چې کوم دوئ راوستے وو، دا هم د دې مقصد د پاره ئے راوستے وو، د دوئ د مخکښې نه دا پلاننګ وو چې یره اسرائیل به دا حرکتونه کوی او په عالم اسلام کښې دا یو لیډر دے، عمران خان چې هغه به د اسلام آواز کوی، د فلسطین، د بیت المقدس آواز به کوی، نو هغه په یو سازش سره په هغه موقع باندې هغه د خپلې کرسئ نه ئے کوز کړے شو، نن په اسلامی نړئ کښې داسې یو لیډر نشته چې هغه د اسلام د پاره خبره اوکړی، هغه د فلسطین د پاره خبره اوکړی او هغه زمونږ د ایران د پاره خبره اوکړی۔ زه د دې فورم نه دا وایم خپل مرکزی ګورنمنټ ته چې مهربانی اوکړئ، تاسو د دې قوم او د عالم اسلام د جذباتو، د احساساتو صحیح ترجمانی اوکړئ او دې اسرائیل ته چې کوم دے نو بهرپور جواب ورکړئ۔ ډیره شکریه۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو جی۔ مسٹر ظاہر خان صاحب۔

<u>جناب ظاہر خان:</u>بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب چیئرمین صاحب، د بجټ اجلاس دے، دلته کښې چې مونږ باندې خپلو حلقو ډیر اعتماد کړے دے او مونږ ه ئے دلته دې ایوان ته راستولی یو خو چې دلته کښې مونږ راشو، بغیر د جهګړو نه د تنقید نه د هغې نه علاوه بله خبره یو هم نه وی۔ دلته کښې چا د خپلې حلقې

داسې خبره اوکړه چې هغه پرې خپل مشکلات آسان کړی، خپلې حلقې ته مونږ چې دلته دا یو نیم کال اوشو راغلی یو، ناست یو، ما اوسه پورې د چا د خلې نه دا خبره واؤ نریدله چې هغه وائی چې زما حلقه کښې دا مسئله ده او دا مسئله دې حل شی، مونږ دلته کښې صرف دې خبرو له راشو چې دلته کښې خلق تصویران اوباسی او لاړ شی او حلقو کښې ئے صرف اوښائی چې مونږ خبرې اوکړې، دا ایوان جوړ دے د صوبې خدمت له، د صوبې مشکلاتو له، چې مونږ راشو دلته کښې پکښې جنګونه کوؤ، اول خپلې حلقې ته اوګورئ، تاسو ته چې چرته زمونږ ضرورت وی، مونږ به تاسو سره ولاړ یو، زمونږ چې تاسو ته ضرورت وی، تاسو به مونږ سره اودریږئ، دا د کے پی مشکلات دی، کے پی مونږه ښه کول غواړو، لاړ شئ پنجاب ته اوګورئ، پنجاب کوم ځائې نه کوم ځائې ته اورسیدو، دلته زمونږ سی ایم صرف پاڅی، د دشمنئ نه، د ډزو نه دا نوری خبرې د هغه نه وی، صرف ئے دا خبرې وی (تالیاں) مونږه دلته کښې د سی اینډ ډبلیو منسټر خو لاړو، هغه دلته یو دوه خبرې اوکړے، وائی یره زمونږ ډیپارټمنټ ډیر ښه روان دے، 2018ء نه زما په حلقه کښې باړه روډ ورته وائی، اے ډی پی سکیم دے، 2018ء نه اونیسه او تر ننه پورې د هغې تاسو اته ځل افتتاح اوکړه خو هغه روډ Complete نه شو، اوس پکښې آخری خبره، هغه ورځ ئے پکښې څه اوکړه، وائی زمونږ سره تارکول ختم شو، تارکول راروان دی، دا مونږه دلته سوال کوؤ چې دلته د خپلو حلقو مشکلات ختم کړئ، د خپلو حلقو چې څه قسمه خدمت وی هغه اوکړئ چې خپلې حلقې څه د پاره رالیږلی یئی هغه مصیبت لرې کړئ۔ مونږ جنګ له دلته نه یو راغلی، تاسو چې دلته راپاڅئ، یو وائی فارم سینتالیس، بل وائی فارم پینتالیس، بل پکښې راپاڅی هغه د جیب نه دوائی رااوباسی، وائی دا زمونږه پرائم منسټر دے نو تا وئیل چې دا کوم ناست دے هغه هم مداری دے، د مداریانو د لاسه دلته کښې ناست دی، (تالیاں) زمونږ پرائم منسټر پسې چې څوک داسې خبره کوی نو اول دې خپل ځان ته اوګوری، دلته کښې چې بیا راپاڅی، یو نیم دا خبره کوی، وائی دا ګورنمنټ چې دے، ګرانی ئے راوستله۔۔۔۔

جناب مسند نشین: پہ بجټ باندې بحث اوکړه، پہ بجټ باندې بحث اوکړه۔

جناب ظاہر خان: 2018ء پورې، اودریږه اوس واؤره۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجټ باندې بحث اوکړه، بجټ حوالې سره، سیشن د بجټ دے، بجټ حوالې سره خبرې اوکړئ جی۔

جناب ظاہر خان: جی کوم، بجټ تہ هم راځم، بجټ لہ هم راځم۔ 2018ء پورې د ملک حالات اوګورئ او 2018ء نہ پس د خپل ملک حالات 2022ء پورې اوګورئ چې تاسو د ملک بیړه غرقه کړې ده، نن تہ راپاڅې چې زه دلته کښې او زما پرفارمنس ښه دے زه ځکه پہ دریم ځل ناست یم، ستا پرفارمنس نشته دے، ستا پرفارمنس که وی، ته لاړ شه دلته نہ منسټران پاڅوه، هلته کښې سکولونو کښې کے پی کښې دې اوګرځی، هر سکول کښې چهت نشته دے، هر سکول کښې کرسئ نشته دے، ټول ماشومان پہ زمکو کښینی، زمونږه ماشومان سحر کښې پبلک هیلتھ والا منسټر راپاڅوه چې هغه هم درله زه دې کے پی کښې اوګرځوم، ورته اوښایم چې دلته کښې ماشومان هر سحر ټیکې نیولی وی، دوئ سکول ته نه شی تللے، زمونږه حلقه کښې هر ماشوم ټیکې نیولی وی، تیره سال نہ بدقسمتی ده چې ستاسو حکومت دے او زمونږه حلقې ټهیک نہ شوې او نن هم دوئ راپاڅی، وائی زمونږ پرفارمنس ښه دے، مونږ پہ هغې راغلی یو، پرفارمنس ستاسو دا تیره سال نہ، او ورشه زمونږه د پنجاب سی ایم یو نیم کال اوشو، ورشئ ستاسو دا تیره سال پرفارمنس هغې ته نه رسی، دا یاد سائئ، دلته کښې خپل د حلقې مشکلاتو لہ راغلی یو، مشکلات حل کړئ، یو بل باندې تنقید نہ شو کولے، هر ټائم مونږه دلته کښې چې کښینو بس یو اخوا نہ بحث کوی اوبل دیخوا نہ بحث کوی، تاسو د حلقو باره کښې نہ یئ راغلی، صرف دې د پاره راغلی یئ چې دلته کښې مونږ پہ یو بل تنقیدونه اوکړو۔ زه ستاسو چیئرمین صاحب، شکریه ادا کوم۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: مسٹر محمد خورشید صاحب۔

جناب محمد خورشید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب چیئرمین۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ نن په بجټ تقریرونه ډیر اوشول او ډیرې خبرې د اپوزیشن د طرف نه، او د حکومت د طرف نه خپل Clearance اوشو خو زه په دې باندې یوه خبره کوم چې دا بجټ په دې وخت کښې زمونږ صوبې او زمونږه سی ایم صاحب او د هغه ټیم پاس کړے دے، هغه جوړ کړے دے، دا سرپلس بجټ، ټیکس فری بجټ په دې حالاتو کښې چې د مرکز پکښې د وفاقی حکومت پکښې هیڅ Contribution نشته، ولې چې هغه دې صوبې ته هیڅ قسم پیسې ورکړې نه دی، هغه داسې پیسې دی، دلته که چا پچپن (55) کروړ روپئی ایښودلې دی او که چا ساټھ کروړ روپئی ایښودلې دی، که داسې پیسې ورکول وی یو صوبې د پاره او داسې صوبې د پاره چې د هغې امن و امان اوګوره، د هغه صوبې ترقی اوګوره او د هغه صوبې حالات اوګوره چې څه رنګ ورته پچپن (55) کروړ روپئی ورکوی، میجر صاحب هم ناست دے، کوهاټ ډویژن ایم پی اے ګان هم ناست دی، که داسې پچپن (55) کروړ روپئی وی نو زما اټھائیس (28) ارب روپئی رائیلټی ده د کوهاټ ډویژن، زمونږ خپله رائیلټی د صوبې د پاره بیا وقف کولے شو، دا پچپن (55) کروړ روپئی خو زه As a MPA ورکولے شم، شرم پکار دے داسې حکومت ته او مرکزی حکومت ته(تالیاں)چې دا پچپن (55) کروړ روپئی ورکوی، دا زه ځکه خبره کوم چې زه د هغه ډویژن نه تعلق ساتم، کوهاټ ډویژن نه سپیشلی کرک نه، ځکه چې زمونږه رائیلټی ده او دې صوبې ته مونږه هغه رائیلټی تقریباً دا صوبه Per year اسی (80) ارب روپئی، زما خیال دے چې دا فکر به هم ټھیک وی او زه د دې کمیټۍ چیئرمین یم، اسی (80) ارب روپئی دې صوبې ته ورکوؤ، په هر حکومت کښې به مونږ ته ملاویدله، په هر حکومت کښې مونږ کارونه کړی دی، کله چې دا ډیړھ سال حکومت د پی ډی ایم په دې صوبه کښې راغلو نو زمونږه رائیلټی ئے بنده کړه، زمونږه رائیلټی څلور کاله، درې کاله د پی ډی ایم د لاسه بند شوه، بیا زمونږه هغه حکومت وو، وئیل ئے چې مونږ کله دلته کښې راغلو، دلته کښې ملګری خبره اوکړه چې 2013ء نه 2024ء پورې عوام نه دې خوښ، کارکردګی ئے نشته د پی ټی آئی خو د دوئ څه

کارکردگی ده؟ زه ورته دا وایم چې زما دا خیال دے، زما دا خیال دے چې 2013ء نه عوام پی ټی آئی ته چې ووټ ورکوی نو د عوامو اعتماد په پی ټی آئی باندې په عمران خان باندې دے، (تالیاں) لهذا که داسې خبره وی نو مونږه دا الیکشن چې کوم مونږ کړے دے، چیئرمین صاحب، خبره بیا بجټ ته راځم، ټائم هم کم دے، شارټ خبره کوم، مونږه چې دا الیکشن څنګه کړے دے، تاسو ټولو خلقو ته پته ده چې مونږ څنګه کړے دے او مونږ ته چا ووټ راکړے دے، زمونږه د یو ایم پی اے ووټ او د فارم سینتالیس د لسو ایم پی اے ګانو ووټ دا برابر نه دے، چا ګیاره سو (1100) ووټ اغستے دے، چا چار سو (400) ووټ اغستے دے، دلته کښې په بجټ باندې خبره کوی، لهذا بجټ هغه دے چې لاړ شئ خپل مرکزی حکومت نه پته اوکړئ، خپل مرکزی لیډرانو نه پته اوکړئ، د خپل وزیر اعظم نه پته اوکړئ چې تاسو دې صوبې ته څه ورکړی دی؟ که تاسو دې صوبې ته څه ورکړی وی نو سبا به هم او نن هم ډیر په اوچتو سترګو به تاسو خبره کوله، دا د دې حکومت زمونږ وزیر اعلیٰ سردار علی امین خان ګنډاپور او د هغه د ټیم کارکردګی ده چې د وفاقی حکومت نه ئے علاوه مونږ دلته کښې فری بجټ پیش کړو (تالیاں) او زه شکریه ادا کوم، د خپل وزیر اعلیٰ چې مونږه هغه خلقو چې زمونږه رائیلټی ئے بنده کړې وه، سردار علی امین خان ګنډاپور دس پرسنټ نه پندره پرسنټ ته دا رائیلټی ئے مونږ ته راکړه، (تالیاں) دا د کوهاټ ډویژن ټول ملګری ناست دی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کورم پورا نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: خورشید صاحب، کورم پوائنټ آؤټ شو، دوئ به کاؤنټنګ اوکړی بیا به تاسو د غه اوکړئ جی۔ دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب مسند نشین: پندرہ منٹ کے لئے، چائے اور نماز کے لئے بریک کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، کاؤنٹنگ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: اچھا کورم پورا نہیں ہے۔

The sitting is adjourned till 02:00 p.m., Friday, 20th June, 2025.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 20 جون 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)